اخبار احمدیہ

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ٭ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3

جلد ۲۹ — شمارہ ۳۴

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائب ایڈیٹر: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۰ ″
ممالک غیر ۴۵ ″ بذریعہ بحری ڈاک
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

۹ شوال ۱۴۰۰ ہجری — ۲۱ ظہور ۱۳۵۹ ہش — ۲۱ اگست ۱۹۸۰ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۸ ظہور (اگست) — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کے نام بذریعہ ڈاک لندن سے موصول شدہ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ:—

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع اہلِ قافلہ مورخہ ۷ ظہور (اگست) کو بخیرو عافیت لندن میں وارد فرما ہوئے حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ لندن میں قریباً بارہ روز قیام فرما رہنے کے بعد حضور پُرنور مع اہلِ قافلہ مورخہ ۱۸ ظہور (اگست) کو ہی مغربی افریقہ کے دو اہم ممالک غانا اور نائیجیریا کے دورہ پر روانہ ہونے والے تھے واللہ خیر حافظاً" احباب اپنے محبوب امام ہمام ایدہ اللہ الودود کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے بدستور متضرعانہ دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۸ ظہور (اگست) — مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے

ناروے میں احمدیہ مشن اور مسجد کا شاندار تاریخی افتتاح

فرانس، چین، آسٹریا، بنگلہ دیش اور ترکی کے سفارتی نمائندوں کی شرکت

یورپ بھر سے احمدیوں کا اجتماع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ سے مشن ہاؤس اور مسجد کا باضابطہ افتتاح عمل میں آیا!

برلن ۱۰ ظہور (اگست) اللہ تعالیٰ کے خاص الخاص فضل و کرم سے یکم اگست بروز جمعہ حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے ناروے کے دار الحکومت اوسلو میں جماعت احمدیہ کے مشن اور مسجد کا افتتاح عمل میں آیا الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

مشن اور مسجد کا افتتاح حضور پُرنور کی اقتداء میں نماز اور خطبہ جمعہ کی ادائیگی کے ذریعہ کیا گیا۔ پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں ۲ اگست کو جو کیبل گرام ارسال کی ہے اس میں اس تاریخی واقعہ کی تفاصیل بیان کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ مشن اور مسجد کے افتتاح کی تقریب کا پورے ملک میں چرچا ہوا ہے۔ ریڈیو پر یہ خبر نشر کی گئی اور ٹی وی پر رسم افتتاح کی کارروائی دکھائی گئی۔

یکم اگست کو جمعہ سے پہلے مشن ہاؤس میں ایک طویل اور نہایت کامیاب پریس کانفرنس منعقد کی گئی اور اس کے بعد جمعہ کی مقدس عبادت کے ذریعہ مشن ہاؤس اور مسجد کا باضابطہ افتتاح عمل میں آیا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ انگریزی میں ارشاد فرمایا اور اس تقریب میں شریک حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور یہ ان تمام لوگوں کے لئے کھلی ہے جو کہ اس میں داخل ہو کر خدائے واحد کی عبادت کرنا چاہیں۔ اس کے بعد حضور پُرنور نے قرآنی آیات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کے بارے میں ارشادات فرمائے اور بتایا کہ یہ وہ عظیم ذات ہے جس کی ہم عبادت کرتے ہیں اور ہم ایسا اسی خدا کے فضل و رحم کے ساتھ ہی کرتے ہیں حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آخر میں قرآن کریم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ دعائیں پڑھیں جو انہوں نے بیت اللہ کے لئے کی تھیں

اس تقریب میں جو کہ اپنی اہمیت کے اعتبار سے ایک تاریخی تقریب تھی شمولیت اور اپنے محبوب امام ایدہ اللہ الودود کی زیارت و ملاقات کے شرف کے حصول کیلئے تمام یورپ سے احمدی احباب تشریف لائے ہوئے تھے متعدد غیر از جماعت احباب بھی جو کہ دنیا کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے تھے اس تقریب میں شامل تھے اس تقریب میں متعدد غیر مسلم بھی شامل ہوئے خصوصی مہمانوں میں فرانس، چین، آسٹریا، ترکی اور بنگلہ دیش کے قونصلر ہمسایہ چرچوں کے نمائندے اور دیگر اہم افراد شامل تھے۔

حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ تقریب سے پہلے اور بعد میں ۴۰ منٹ تک اخبار ... سے بے تکلفی اور زندہ دلی سے گفتگو فرماتے رہے نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ۳۱ جولائی کو بمع قافلہ اوسلو میں آمد ہوئی جہاں پر جماعت

(باقی ص۱۲ پر دیکھیں)

عید سعید کے مبارک موقع پر محترم امیر صاحب مقامی کے نام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تہنیتِ عید پر مشتمل برقی پیغام

قادیان ۱۶ ظہور (اگست) — موصول شدہ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خالصتاً دینی اور تبلیغی سفر کے مجوزہ پروگرام کے مطابق مع اہلِ قافلہ ان دنوں لندن میں قیام فرما ہیں۔ عید الفطر کے مبارک و مسعود موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی اور آپ کے توسط سے درویشان قادیان اور جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے نام تہنیت عید پر مشتمل جو برقی پیغام لندن سے ارسال فرمایا ہے اس کا اردو ترجمہ قارئین کے افادہ و ازدیادِ ایمان کی غرض سے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے —— (ایڈیٹر)

حضور فرماتے ہیں:—

"آپ اور تمام جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور عید مبارک۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو حقیقی خوشی عطا کرے اور اپنی بے پایاں رحمتوں اور فضلوں سے نوازتا رہے۔"

خلیفۃ المسیح

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

قادیان میں دعائے ختم القرآن اور عید الفطر کی پُرکیف و پُرمسرت تقاریب

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی کے روح پرور خطابات اور اجتماعی دعا

قادیان ۱۸ ظہور (اگست) ـــ ماہ رمضان اپنی تمام رحمتوں اور سعادتوں کے ساتھ آیا اور حسب دستور مومنین کو اپنی گوناگوں برکات و افضالِ سماوی سے شاد کام کر کے بخیر گذر گیا۔ مقامی طور پر سابقہ روایات کے مطابق اس مرتبہ بھی ان مقدس ایام میں دیگر مخصوص روحانی پروگراموں کے علاوہ نماز ظہر و عصر کے درمیانی وقفہ کے دوران مسجد اقصیٰ میں روزانہ درس القرآن کا بھی انتہائی بابرکت سلسلہ شروع کیا گیا تھا۔ ۲۹ ماہ رمضان المبارک کو بفضلہ تعالیٰ بخیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

دعائے ختم القرآن

مورخہ ۱۷ ظہور (اگست) کو حسبِ پروگرام نماز عصر سے پہلے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے آخری حصہ قرآن کا درس دے کر یہ دور مکمل کر دیا۔ نمازِ عصر کی ادائیگی کے بعد اجتماعی دعا سے پہلے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے مناسب موقعہ ایک مختصر مگر انتہائی روح پرور اور بصیرت افروز خطاب فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور تسمیہ و سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد محترم موصوف نے سب سے پہلے حاضرین کو تازہ ترین موصول شدہ اطلاعات کی روشنی میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مع اہلِ قافلہ بخیر و عافیت لنڈن پہنچنے کی خوش کن خبر سنائی بعدہٗ آپ نے فرمایا آج ماہ رمضان المبارک کی ۲۹ تاریخ ہے جس کے بعد ماہ شوال کا چاند نظر آجانے کی صورت میں اس ماہ مقدس کے تمام مخصوص اجتماعی پروگرام ختم ہو جاتے ہیں ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ان ایام میں ہم نے اپنے اندر جو پاکیزہ روحانی تبدیلی محسوس کی اُسے آئندہ رمضان شریف کا مبارک مہینہ آنے تک برقرار رکھیں۔ اس ماہ مقدس میں جن حفاظ قرآن اور علماء سلسلہ نے نماز تراویح اور درس القرآن کے سلسلہ میں اہم خدمت انجام دی ہے اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ اس وقت تمام اکنافِ عالم میں قرآن حکیم اور اسلام کی نمایاں رنگ میں خدمت بجا لانے کی جو عظیم سعادت ہمیں نصیب ہو رہی ہے وہ محض خلافت کے بابرکت نظام کے ساتھ وابستگی کا نتیجہ ہے پس ہمیں یہ دعا بھی کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اس مبارک نظام کو قیامت تک جماعت میں قائم و دائم رکھے ہمیں اور ہماری نسلوں کو ہمیشہ اس کی حفاظت کرنے اور اس کے ساتھ کما حقہٗ طریق پر وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ الودود کو صحت و سلامتی والی درازیٔ عمر سے نوازے تا ہم آپ کے بابرکت دورِ خلافت میں غلبۂ اسلام کے الٰہی نوشتوں کو پوری آب و تاب کے ساتھ پورا ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں آمین۔

محترم امیر صاحب مقامی نے اسی موقع پر سلسلہ کے تمام مبلغین و کارکنان کے لئے بھی خصوصی دعا کی تحریک فرمائی آپ نے فرمایا کہ تمام بنی نوع انسان کو حلقہ بگوش اسلام کرنے کی ایک انتہائی عظیم اور اہم ذمہ داری ہمارے نازک شانوں پر ڈالی گئی ہے اور چونکہ دلوں کو محض دلائل سے نہیں پھیرا جا سکتا بلکہ اس ذمہ داری سے کما حقہٗ طریق پر عہدہ برا ہونے کے لئے پاکیزہ عملی نمونہ کی بھی اشد ضرورت ہے اس لئے ہمیں بالخصوص قادیان میں رہنے والے احباب کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں ایک خوشگوار روحانی تبدیلی پیدا کرنے کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے محترم موصوف نے فرمایا کہ آج ہماری جماعت کو متعدد مقامات پر انتہائی کٹھن اور آزمائشی مراحل سے گذرنا پڑ رہا ہے اس موقع پر جہاں ہم احباب جماعت کی مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کریں وہاں اپنے عمل سے مخالفین کو بھی یہ باور کرانے کی کوشش کریں کہ ان کی سچی ہمدردی اور حقیقی خیر خواہی کا جو جذبہ ہم افراد جماعت احمدیہ کے دلوں میں موجزن ہے وہ انہیں کسی اور جگہ نہیں مل سکتا۔

آخر میں محترم موصوف نے محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا۔ محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ سلمہا اور محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ کی جانب سے موصول ہونے والے خطوط اور تاروں کی بناء پر ان تمام مقدس افراد خاندان کے لئے بھی خصوصی دعاؤں کی تحریک فرمائی جس کے بعد ایک لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا ہوئی اللہ تعالیٰ ان تمام دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازے آمین

عید الفطر

اسی روز رات کو ریڈیو سے ماہ شوال کا چاند نظر آجانے کی اطلاع ملنے پر یکبارگی عید سعید کی مسرتیں تمام ماحول پر چھا گئیں نماز عید یگانہ دوگانہ ادا کرنے کی غرض سے مردوں کے لئے مسجد اقصیٰ میں اور مستورات کے لئے مسجد مبارک میں انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ اگلے روز صبح ½۹ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے پہلے مسنون طریق پر نماز عید کے دو نفل پڑھائے بعدہٗ آپ نے مناسب موقع ایک انتہائی پُرلطف خطبہ عید الفطر ارشاد فرمایا سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے موصولہ تہنیت عید پر مشتمل برقی پیغام پڑھ کر سنانے کے بعد محترم موصوف نے اس امر پر دلنشین انداز میں روشنی ڈالی کہ مومن کا ہر عمل اپنے مولا کے حکم کے تابع اور اس کی رضا و معرفت کے حصول کے لئے ہوتا ہے عید سعید کا اصل مفہوم بھی یہی ہے کہ ہم نے ماہ رمضان المبارک میں اپنے اوپر عمداً ایک پابندی عائد کی تھی کہ ہم اس وقت تک کھانا نہیں کھائیں گے جب تک ہمیں اپنے مولا کی خوشنودی حاصل نہ ہو جائے چنانچہ آج گویا خود اللہ تعالیٰ ہم سے کہتا ہے کہ میرے بندو خوش ہو جاؤ کہ میں تمہارا ہو گیا ہوں اس لئے اب میرا حکم ہے کہ تم کھاؤ پیو اور اپنی دلی مسرت کا مومنانہ رنگ میں مظاہرہ کرو۔ پس عید سعید کی بابرکت تقریب ہمیں جو درس و نصیحت دیتی ہے ہمیں ہر آن اسے پیش نظر رکھنا چاہیئے اور ہمیشہ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہیئے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آمین

خطبۂ عید کے بعد محترم موصوف نے تمام احباب سمیت ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی بعدہٗ تمام احباب نے باہم مصافحہ اور معانقہ کر کے ایک دوسرے کو عید مبارک کہی اور جذبات مسرت و شادمانی سے لبریز اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بنا جو کشتیٔ ملت کا ناخدا وہ شخص　　خدا نے جس کو بنایا ہے رہنما وہ شخص
وہ جس نے خاک کے ذروں کو روشنی بخشی　　وہ جس نے قطروں کو دریا بنا دیا وہ شخص
وہ جس نے جوت جگائی دلوں میں الفت کی　　وہ جس نے غیروں کو اپنا بنا دیا وہ شخص
وہ جس نے درس دیا قوم کو توکل کا　　وہ جس نے زیست کو آساں بنا دیا وہ شخص
وہ جس نے ساری جماعت کو کر دیا بیدار　　ہر اک فرد کو جس نے جگا دیا وہ شخص

وہی ردائے خلافت کا مستحق ٹھہرا
وہ جس کو حق نے خلیفہ بنا دیا وہ شخص

وہ جس نے دینِ الٰہی کو تمکنت بخشی　　وہ جس نے خوف کو دل سے بھلا دیا وہ شخص
وہ جس نے نظمِ جماعت کو استوار کیا　　وہ جس نے شرک کو یکسر مٹا دیا وہ شخص
وہ جس نے عام کیا علم و فہمِ قرآن کو　　وہ جس نے قوم کو عارف بنا دیا وہ شخص
وہ جس کا اسم گرامی ہے حضرت ناصر　　وہ جس کو حق نے بنایا ہے پارسا وہ شخص

وہی جو مشرق و مغرب کا غمگسار ہے آج
وہ جس سے مذہب اسلام کا وقار ہے آج

سلیم شاہجہانپوری (منشی کامل) از لکھنؤ

خطبہ جمعہ

قرآن کریم ایک کھلی ہوئی کتاب ہے اس کا ہر پہلو حق و راستی پر مشتمل اور ہر قسم کے شبہات سے بالا ہے

اس کی تعلیم کا کوئی حصہ بھی ایسا نہیں جو ظالمانہ یا ظلم کو برداشت کرنیوالا اور کسی کے حقوق کو تلف کرنیوالا ہو

اسلام کی بڑی مخالفت ہوئی اور ہو رہی ہے اور یہ مخالفت بالعموم دو لفظوں جھوٹ اور ظلم کے گرد گھومتی ہے

لیکن اسلام نے ہمیشہ مدافعانہ جنگ کی ہے اور اس نے ہمیشہ پیار اور محبت کے ساتھ لوگوں کے دل جیتے ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۷ تبوک ۱۳۵۸ ہش مطابق ۷ ستمبر ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

کوئی چار روز ہوئے مجھ پر انفلوائنزا کا بڑا سخت حملہ ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے فضل کیا جلد آرام آگیا نسبتاً اس کا زور ٹوٹ گیا لیکن دو اثر پیچھے چھوڑ گیا۔ ایک تو ضعف کی شکایت اور دوسرے بلغم سینے اور گلے میں ابھی تک کچھ ہے۔

مضمون جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں آج وہ کوشش تو کرونگا اپنی طبیعت کو مدنظر رکھتے ہوئے مختصر کر دوں گا۔ مگر آدمی جب بولتا ہے تو بہت مختصر بھی ہو سکتا ہے کچھ لمبا بھی ہو سکتا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ مجھے کہنے اور آپ کو سمجھنے اور

عمل کرنے کی توفیق

عطا کرے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کامل حق لے کر آئے۔ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت الحق ہے یعنی کامل سچائی اور تمام خوبیوں کا مجموعہ میں نے غور کیا اس کو ہم اپنی زبان میں پوری طرح بیان نہیں کر سکتے لغو کوئی چیز بھی اس کی ذات اور صفات میں نہیں نظر نہیں آتی جو کسی قسم کا شبہ پیدا کرنے والی ہو جو حق سے دور ہو۔ صاف سیدھے اس کے جلوے دنیا پر ظاہر ہوتے ہیں۔ ہماری پہنچ سے اوپر عرش پر پورے حق کے ساتھ وہ ذات قائم ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس اللہ جو الحق ہے کے مظہر اتم ہیں۔ اس صفت میں بھی اور جو کلام آپ لے کر آئے

قرآن عظیم کی شکل میں

وہ بھی الحق ہے۔ اسی واسطے اس کا نام فرقان بھی رکھا گیا۔ یعنی ایک ایسی تعلیم جو حق اور باطل میں فرق کرنے والی ہے فرقان ہے۔ قرآن عظیم چونکہ ہر پہلو سے یہ حق و راستی پر مشتمل اور ہر قسم کے شبہات اور شکوک اور ظنون سے بالا اور کھلی ہوئی کتاب ہے جس میں کوئی دھوکا اور فریب نہیں اور اپنے وعدوں میں ہر پہلو سے سچی ہے۔ قرآن کریم کے وعدے الحق اللہ تعالیٰ کی ذات سے نکلتے ہیں اور وہ اپنے وعدوں کا سچا ہے تو اللہ حق ہے اپنی ذات اور صفات کے لحاظ سے ایک عظیم ہستی ہے جس کی صفات تک ہمارے تصور ہمارے خیالات ہمارا ذہن ہماری فراست پہنچ نہیں سکتی۔ بڑی عظمتوں والا عرش عظیم پر قائم ہے اس کی صفات کے مظہر بہت پیدا ہوئے۔ لیکن مظہر اتم بنی نوع انسان میں ایک ہی پیدا ہوا اور وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ جہاں اللہ تعالےٰ کی دیگر صفات کے مظہر اتم ہیں۔ الحق کی صفت کے بھی مظہر اتم ہیں۔ آپ کی ساری زندگی آپ کا ہر قول اور ہر فعل اس کی شہادت دیتا ہے جس کی تفصیل میں اس وقت میں جا نہیں سکتا۔

جو تعلیم آپ لے کر آئے وہ کامل صداقت اور راستی اور شکوک و شبہات سے پاک اور مطہر اور شکوک و شبہات کو دور کرنے والی اور باطل کو مٹانے والی اور جھوٹ کو جھوٹ ثابت کرنے والی اور

سچائی کو قائم کرنے والی

اس لئے پہلے دن سے ہی۔ اس تعلیم کی مخالفت ہوئی اور بڑی ہی مخالفت ہوئی اور ہوتی چلی گئی۔ مخالفت اور ہو رہی ہے آج تک۔ وقت آنے والا ہے۔ جب یہ مخالفت قریباً مٹ جائے گی۔ اور نوع انسانی اپنے محسن اعظم کو پہچانے گی۔ اور فرقان کی عظمت کو شناخت کرے گی۔ اور فرقان عظیم، یہ قرآن انہیں بتائے گا کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے۔ تمیز ایک پیدا کر دی جائے گی۔ ہم ابھی اس کے لئے زندہ اور کوشاں ہیں پہلے دن سے جو مخالفت شروع ہوئی اور بڑی عظیم [illegible] ہوئی قریش مکہ نے مخالفت کی مخالفت کو انتہاء تک پہنچا دیا۔ عرب نے کی، کوئی [illegible] نہ چھوڑی یہود اور نصاریٰ نے کی، اور سب سے آگے نکل گئے۔ اس ساری مخالفت کے دو بنیادی نقطے ہمیں نظر آتے ہیں۔ ایک جھوٹ، اور ایک ظلم۔ ان دو نقطوں کے گرد اسلام کی ساری مخالفت چل رہی ہے۔ اور ان سے ایک معجون مرکب بھی بنتی ہے۔ یعنی

ظُلْمًا وَّزُوْرًا

کی شکل میں جس کا قرآن کریم نے ذکر کیا ہے۔ اس قدر جھوٹ بولا انہوں نے کہ رد کر دی ہمیں موقعہ نہیں ملا ان کی کتب پڑھنے کا ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا بہت کچھ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتانے کے لئے کہا کہ آپ نے اس زمانہ میں جب ابھی کتابیں عام نہیں ہوئی تھیں۔ کئی ہزار جھوٹے اعتراض اسلام کے اوپر

عیسائیوں کی کتب سے

جمع کئے اور آپ نے جو جمع کئے ان کے بھی اور جو دنیا کی فضا میں اسلام کے خلاف اور اسلام کے اللہ کے خلاف، اور اللہ کے محمدؐ کے خلاف جھوٹ بولا جا رہا تھا اس کے بھی جواب دیئے۔ اس جھوٹ کو جھوٹ ثابت کیا۔ اور پھر جو حقیقت تھی اللہ الحق سے متعلق اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم مظہر اتم الحق کے جو تھے ان کے متعلق اور اسلام کی عظمت اور شان اور اس کی حقیقت۔ اور صداقت کے متعلق وہ اپنی کتب میں کھول کر بیان کر دی۔ اس رنگ میں کہ قیامت تک اب ہم اسلام دشمن کا مقابلہ کر سکتے ہیں انہوں نے ظلم کئے۔ ظلم کا کوئی پہلو نہیں چھوڑا۔ ظلم ہوتا ہے مال لوٹ کر مسلمانوں کے مال لوٹ لئے۔ ظلم ہوتا ہے۔ جانیں لے کر جس وقت یہ کالونیز (colonies) انہوں نے بنائیں اس وقت جانیں لے لیں۔ ظلم ہوتا ہے فریب سے اسلام جیسی عظیم تعلیم اور ایک انمول موتی سے فریب کے ذریعہ محروم کرنے کا ظلم بھی انہوں نے کیا۔ افریقہ میں ان کی جو تبلیغ تھی اس کا بڑا حصہ یہ تھا کہ محض دل والے باپوں کے بچے اگر عیسائی سکولوں میں داخل ہوئے تو تبلیغ کئے بغیر انجیل کی تعلیم بتائے بغیر اسلام کے اوپر اعتراض کئے بغیر پہلے دن ان کے نام بدل کے عیسائی نام رکھ دیئے۔ محمدؐ نام کا بچہ داخل ہوا تھا اور پہلے دن رجسٹر میں ایم پیٹر رکھا گیا اس کا اور اس قسم کے آہستہ آہستہ اس کے دماغ کے اوپر اثر ڈالے کہ جب وہ سکول سے نکلا تو اس کو یہ بھول گیا کہ ایم کس لفظ کا مخفف ہے۔ اسکو

یہ یاد رہا کہ میں بیرہ ایک عیسائی ہوں کوئی ایسا پہلو ظلم کا آپ سوچ نہیں سکتے کوئی ایسا پہلو ظلم کا تاریخ نے ریکارڈ نہیں کیا جو مسلمان کے خلاف وہ ظلم مسلمان کے دشمنوں نے نہ کیا ہو۔ تو جھوٹ اور ظلم کے گرد ساری

اسلام کی مخالفت گھومی

قرآن کریم نے ان باتوں کو لیا اور بیان کیا ہے۔ لمبا مضمون ہے بیسیوں آیات میں مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ میں نے چند ایک ان میں سے لی ہیں چند پہلو جو ہیں ان پر روشنی پڑ جائیگی۔ سورۂ بقرہ کی ۱۲۰ ویں آیت میں ہے

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ

ہم نے تجھے یقیناً حق اور راستی کے ساتھ بھیجا ہے۔

سورۂ آل عمران کی آیت ۱۰۹ میں ہے۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو حق پر مشتمل ہیں اور جنہیں ہم تجھے پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ تمام جہانوں پر کسی قسم کا ظلم کرنا نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہے کہ بندے (یہ اسکی تفسیر ہے کہ) اس کے بندے ظلم کریں۔ اس کی تعلیم کا کوئی ایک حصہ بھی ایسا نہیں جو ظالمانہ ہو کوئی ایسا حکم نہیں جو کسی کے حقوق کو تلف کرنے والا اور ظلم کو برداشت کرنے والا ہو۔

ان آیات میں دونوں باتوں کا ذکر آ گیا۔ ایک تو راستی کا جھوٹ ناراستی فریب، دھوکا اور کذب کی کوئی آمیزش اسلامی تعلیم میں نہیں پائی جاتی اور دوسرے یہ بات آگئی کہ اسلامی تعلیم ہر قسم کے ظلم کی جڑ کو کاٹنے والی ہے

وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ

اور یہ تعلیم اس ظلم کی جڑ کو ہی نہیں کاٹتی جو صرف انسانوں سے تعلق رکھتا ہو بلکہ اس ظلم کی جڑ کو بھی کاٹ رہی ہے جو عالمین سے یعنی ہر دو جہان سے تعلق رکھنے والا ہے میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ

اسلامی تعلیم میں

ہر چیز کے حقوق متعین کیے گئے ہیں۔ اور ان کی حفاظت کا سامان کیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیم کامل صداقت اور راستی اور ہر قسم کے ظلم سے محفوظ اور ہر قسم کے ظلم کو خواہ انسانوں پر ظلم کا سوال ہو یا غیر انسان پر ظلم کا سوال ہو رد کرنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّ زُوْرًا (الفرقان آیت ۵)

یہ ایک آیت کا آخری حصہ ہے اس سے پہلے ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے ہیں اور فرقان عظیم کا یہ انکار ظلم کی راہوں کو اختیار کرنے کا ذریعہ بنتا ہے اور وہ جھوٹ اور باطل کے راستے پر چلتے ہیں اس انکار کے نتیجہ میں جیسا کہ میں نے بتایا اسلام کی مخالفت شروع دن سے ہی ان دو بنیادی نقطوں کے گرد گھومی اسلام نے مدافعت کی۔ لیکن ظلم نہیں کیا۔ اسلام نے اپنی تعلیم کو پھیلایا۔ لیکن سچی اور کھری بات کر کے پیار اور محبت کے ساتھ نوع انسانی کے دل جیتے۔ اس کے مقابلے میں ظلم بھی کیا گیا اور جھوٹ بھی بولا گیا اور فریب سے بھی کام لیا گیا اور دھوکہ دہی بھی کی گئی لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ اللہ تعالیٰ ظالموں کو اپنی رضا پیار اور محبت سے محروم کر دیتا ہے۔ اس لحاظ سے بنی نوع انسان کے دو گروہ بن گئے۔ ایک حقیقی مسلمان جو نہ جھوٹ بولتا ہے نہ ظلم کرتا ہے ایک مخالف اسلام جس کی تمام مخالفانہ کوششیں ظلم اور جھوٹ کے گرد گھومنے والی ہیں تو ان کو کہا دیکھو سمجھ سے کام لو اللہ تعالیٰ ظالموں کو اپنی رضا اپنے پیار اور محبت سے محروم کر دیتا ہے۔ یہ آل عمران ۱۴۱۔ پھر مائدہ ۵۲ میں فرماتا ہے کہ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔ کامیابی ظالموں کے نصیب میں نہیں ہوتی۔ وقتی طور پر عارضی رنگ میں دنیوی لحاظ سے بعض دفعہ کامیابی نظر آتی ہے۔ لیکن وہ دیرپا نہیں ہوتی۔ وہ حقیقی نہیں ہوتی وہ حقیقی خوشیوں کا باعث نہیں بنتی۔ وہ دکھوں کو دور کرنے والی نہیں ہوتی وہ اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والی نہیں ہوتی جس پر تمام خوشیوں کا مدار ہے۔ پھر سورۂ انعام میں فرمایا۔ ۵۹ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کی ظالمانہ کرتوتوں سے خوب واقف ہے اور وہ ..... سمجھیں کہ ہم خدا تعالیٰ کی گرفت اور اس کے قہر سے محفوظ ہیں تو ظلم کرنے سے پہلے یہ سوچ لیں کہ ایک دن خدا تعالیٰ کا دست قہر ان کی گردن کو پکڑ لے گا اور سزا دے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سورۂ کہف میں:

وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ۝ (آیت: ۵۷)

اور جن لوگوں نے انکار کیا اور کفر کی راہوں کو اختیار کیا اور اسلام کی مخالف سرگرمیوں میں پڑ گئے وہ جھوٹ کے ذریعہ سے جھگڑتے ہیں۔ جھوٹ کے ذریعہ سے اس لئے جھگڑتے ہیں کہ جو حق ہے اس کو مٹا دیں۔ یعنی ان کی ساری کوششیں جھوٹ کے گرد، ظلم کے گرد گھومتی ہیں۔ اور وہ اس خیال میں ہیں کہ ان کی مفتریانہ

تقریریں اور تحریریں

اور بیان سچ کو مٹا دیں گے۔ اور وہ میرے نشانوں سے استہزا کرتے ہیں اور میرے انذار کو بھول گئے ہیں اور ہنسی کا نشانہ انہوں نے بنا لیا ہے۔ حالانکہ انہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی طرح متنبہ کر دیا تھا کہ دیکھو اگر تم حقیقی خوشیاں حاصل کرنا چاہتے ہو اور اس ورلی زندگی میں بھی ایک جنت کا معاشرہ قائم کرنا چاہتے ہو تو تمہیں جھوٹ چھوڑ کے راستی کی راہوں کو اختیار کرنا پڑے گا اور تمہیں ظلم سے اجتناب کرتے ہوئے حق وانصاف کے طریقے استعمال کرنے ہوں گے۔ لیکن وہ حق وصداقت کے مقابلہ کو ہنسی کھیل سمجھتے ہیں۔ اور خدائے قہار کے انذار کی وہ پرواہ نہیں کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ۔ (المؤمن آیت ۲۹)

جو حد سے بڑھ جائے اور بہت جھوٹ بولنے لگ جائے وہ کامیابی کی راہیں نہیں پاتا، کامیاب نہیں ہوتا۔ عربی کے محاورہ میں کذاب کے یہ معنی نہیں کہ بڑے جھوٹ بولنے والے پر خدا کی گرفت آئے گی اور چھوٹے چھوٹے جھوٹ بولنے والوں کو خدا تعالیٰ نے کھلی چھٹی دے دی۔ بلکہ عربی محاورہ میں کذاب یا اس صیغے میں جو الفاظ آتے ہیں اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نہ بڑے جھوٹ کو بغیر گرفت کے چھوڑے گا نہ کسی چھوٹے سے چھوٹے جھوٹ کو بغیر گرفت کے چھوڑیگا۔ اگر تم سچ کے مقابلہ میں جھوٹ کی راہوں کو اختیار کرو گے تو خواہ وہ چھ لین (LANE) والی بڑی بڑی تمہاری آٹوباہن (AUTOBAHN) ہوں جھوٹ کی یا وہ پگڈنڈیاں ہوں۔

خدا تعالیٰ کی گرفت کے نیچے

آ جاؤ گے تم اور کبھی تم کامیاب نہیں ہو سکتے اپنی کوششوں میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم

نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ (الانبیاء آیت: ۱۹)

حق کو باطل پر اٹھا مارتے ہیں اور وہ اسکا سر توڑ دیتا ہے اور صداقت اور حق کے اندر فی نفسہ کامیابی اور فوقیت حاصل کرنے کی صفت پائی جاتی ہے۔ اسی لئے فرمایا:

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔

(بنی اسرائیل آیت: ۸۲)

کہ سب لوگوں سے کہدے کہ قرآن عظیم جو فرقان کی حیثیت رکھتا ہے وہ آگیا، حق آگیا قرآن کریم کی شکل میں فرقان عظیم کی شکل میں اور اب باطل کیلئے سوائے بھاگ جانے کے اور کوئی راستہ نہیں۔ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا باطل کی بنیادی صفت بھاگنا ہی ہے وہ حق کے مقابلے میں ٹھہر نہیں سکتا۔

تو یہ جنگ ہے حق اور باطل کی، راستی اور ناراستی کی، سچ اور جھوٹ کی، ظلم اور عدل اور انصاف کی، اس میں الٰہی منشا اور قانون کے مطابق حق نے جیتنا ہے آخرکار اور جھوٹ اور ظلم نے پسپا ہونا ہے آخرکار۔ لیکن مخالفت ہو رہی ہے۔ اسلام مختلف ادوار میں سے گزرتا ہوا ترقی کرتا چلا جا رہا ہے اور اب الٰہی منشاء کے مطابق

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ (الصف آیت: ۱۰)

تمام ادیان باطلہ پر یہ

بنیادی حقیقت کا اثبات

کہ اللہ الحق اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم الحق کے مظہر اتم حق اور آپ کی تعلیم حق وصداقت پیش کرنیوالی ایک عظیم تعلیم ہے۔ دنیا اسے پہچانے گی، دنیا اس سے فائدہ اٹھانے پر مجبور ہو جائیگی اپنی ناکامیوں کے بعد۔ اور جیسا کہ یہ خوشخبری دی گئی ہے

بلکہ وہ باطل فوراً ہی بھاگ جاتا ہے۔ بات یہ ہے کہ جھوٹ میں فی نفسہ ناکامی کا خمیر ہے اور

جو نہ ماننے والے ہونگے اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ استثنائی طور پر چند لوگ ایک فی صد یا اس سے بھی کم فی صد رہ جائیں گے۔ ایک نمونہ انسان کو بتانے کے لئے کا سلام سے پرے ہٹ کر یہ شکل بن جاتی ہے کہ نہ ماننے والے چوڑھے چماروں کی طرح رہ جاتے ہیں۔ یہ تو دن آنیوالا ہے۔ لیکن جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم نے ہمیں پہلے کہدیا تھا کہ ان کی زبانوں سے تمہیں بڑی ایذاء والی باتیں سننی پڑیں گی۔ قرآن کریم نے کہا تھا حق و باطل کی اس جنگ میں تمہیں صبر کرنا پڑے گا صبر کرو۔ قرآن کریم نے کہا تھا کہ خدا و باطل کے اس مقابلہ میں دعاؤں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت تمہیں حاصل کرنی ہو گی اس کے حضور عاجزانہ جھکو اس سے دعائیں مانگو اس کی مدد طلب کرو اس سے کہو کہ اے خدا تیری راہ میں پہلوں نے بھی قربانیاں دیں ہم ان سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ انشاء اللہ۔ اور لیکن جسطرح تیری رحمتیں پہلوں پر نازل ہوئیں اس طرح ہم پر بھی تیری رحمتیں نازل ہوں۔ ہم اپنی طاقت اور قوت سے ثباتِ قدم نہیں پیش کر سکتے تیرے حضور

تو فرشتوں کی مدد نازل کر

تاکہ ہمیں ثبات قدم حاصل ہو ہمیں استقامت ملے صراط مستقیم پر (جس کو میں اب اس زمانہ کے لحاظ سے شاہراہِ غلبۂ اسلام کہتا ہوں) آگے سے آگے چلنے کی توفیق دے اور جلد ہی وہ دن آئے اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ اسلام کی تعلیم اپنے حسن و احسان کی وجہ سے نوع انسانی کے دل جیت کر تمام دنیا میں غالب آجائے اور لوگ محبت اور پیار کے مقابلہ میں تلوار اور ایٹم بم کو کوئی چیز نہ سمجھنے لگیں۔ اور وہ یہ سمجھ جائیں کہ ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے پیار اور محبت کے آگے پیار میں اتنی طاقت خدا نے رکھی ہے اور حسن کے اندر اتنی تاثیر رکھی ہے اور احسان میں قوت جذب اسقدر ہے کہ ہمیشہ یہ کامیاب ہوتے ہیں ناکام نہیں ہوا کرتے۔ مگر اس کے لئے خلوص اور نیک نیتی اور ایثار اور اللہ تعالیٰ سے پیار اور محبت اور اس سے دعائیں مانگنا اور اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھنا اور تکبر نہ کرنا شیطان کی طرح، بلکہ عاجزانہ راہوں کو ایک لحظہ کے لئے بھی نہ چھوڑنا۔ اور اپنے نفس کو خدا کے مقابلہ میں اور دینِ خدا کے مقابلہ میں ایک مرے ہوئے چوہے کی حیثیت بھی نہ دینا ضروری ہے۔

عاجزانہ راہوں کو اختیار کرو اور دعائیں کرو اور صبر سے کام لو۔ ہو نہیں سکتا کہ تم خدا کے ہو جاؤ اور خدا تعالیٰ تمہیں لاوارث چھوڑ دے اور تم ناکام ہو۔ کامیابی اور فتح تمہاری ہے۔ ذمہ داریاں تم نے ادا کرنی ہیں۔ ذمہ داریوں کو ادا کرو۔ خدا کے بتائے ہوئے راستوں پر چلو خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت کو حاصل کرو۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(منقول از الفضل ۱۷ر جولائی ۱۹۸۰ء)

ولادت

(۱)۔ خاکسار کو ۲۲/۸ کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بچہ عطا کیا ہے جس کا نام "محمود احمد خان" رکھا گیا ہے اس خوشی میں مبلغ دس روپے بدر اعانت بدر میں بھجواتے ہوئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار نصرت جہاں لولاب کشمیر)

(۲)۔ مورخہ ۸/۲ بروز جمعۃ المبارک مکرم محمد سلیم صاحب زاہد یاری پورہ کے ہاں پہلی بچی تولد ہوئی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام "عطیۃ الحمید" تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔ نیز انکی اہلیہ صاحبہ کی کامل صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار جاوید اقبال اختر)

(۳)۔ برادرم مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور فاضل مبلغ آسنور کشمیر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۰/۱۱ اگست کی درمیانی شب کو بچی عطا فرمائی ہے۔ موصوف نے تحریر کیا ہے کہ بچی اور اسکی والدہ بہت کمزور ہیں۔ بزرگان و احباب جماعت سے ہر دو کی کامل و عاجل صحت کیلئے نیز بچی کے نیک صالح اور دین کی خادمہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مولوی صاحب موصوف کی اپنی صحت بھی اکثر خراب رہتا ہے موصوف اپنے لئے بھی شفاء کاملہ و عاجلہ اور صحت و تندرستی کیلئے نیز خدمتِ دین کے فریضہ کو کما حقہ انجام دینے کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(خاکسار عنایت اللہ قادیان)

فہرست ۲

فدیۃ الصیام کی رقوم مرکز میں بھجوانے والے احباب

مندرجہ ذیل احباب نے ماہ رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام کی رقوم مرکز قادیان میں بھجوائیں جو امارت مقامی کے انتظام کے تحت مستحقین میں تقسیم کردی گئیں بغرض دعا ان کے نام شائع کئے جارہے ہیں۔ قارئین بدر سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں رمضان المبارک کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے آمین۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

۷۷۔ مکرم اسماعیل سبحان صاحب ماریشس
۷۸۔ محترمہ شاہدہ اختر زمان صاحبہ لنڈن
۷۹۔ مکرم شیخ رشید احمد صاحب ״
۸۰۔ محترمہ عزیزہ منیر بیگم صاحبہ ״
۸۱۔ مکرم عزیز مریم صاحبہ حفت احمد صاحب ״
۸۲۔ محترمہ آنسہ محمود صاحبہ ״
۸۳۔ ״ سیدہ مریم صاحبہ ونشہیر ״
۸۴۔ ״ امۃ اللطیف بیگم صاحبہ ״
۸۵۔ مکرم عبدالغفور ملک صاحب انگلینڈ
۸۶۔ ״ بشیر احمد صاحب از طرف عزیزان ״
۸۷۔ ״ مشہود احمد صاحب ״
۸۸۔ محترمہ مبارکہ گلزار صاحبہ ״
۸۹۔ مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب بانی کلکتہ
۹۰۔ محترمہ والدہ صاحبہ منیر احمد صاحب بانی ״
۹۱۔ ״ خدیجہ بیگم صاحبہ والدہ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب حیدر آباد
۹۲۔ مکرم ڈاکٹر سید فاروق احمد صاحب لنڈن بذریعہ محمد ایوب صاحب دھاگلپور
۹۳۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز بمبئی
۹۴۔ محترمہ اعظم النساء صاحبہ حیدر آباد
۹۵۔ مکرم یوسف علی صاحب عرفانی بمبئی
۹۶۔ ״ خواجہ محمد غوری صاحب یادگیر
۹۷۔ محترمہ نسیمہ صاحبہ و سعیدہ صاحبہ سکندر آباد
۹۸۔ ״ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ حیدر آباد
۹۹۔ مکرم شیخ تاج الدین صاحب سرینگر
۱۰۰۔ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ حیدر آباد
۱۰۱۔ مکرم وی عبدالرحیم صاحب بمبئی
۱۰۲۔ ״ ڈاکٹر محمد حسین صاحب ساجد بہار
۱۰۳۔ ״ محمد اسماعیل صاحب غوری یادگیر
۱۰۴۔ ״ سی۔ پی۔ علی کٹی صاحب پاینگاڈی
۱۰۵۔ مکرم محمد حسین صاحب نمبلی
۱۰۶۔ ״ ایس۔ ایم مشتاق صاحب لکھنو
۱۰۷۔ ״ انور احمد صاحب راجوری
۱۰۸۔ ״ عطاء الرحمٰن خان صاحب کیرنگ
۱۰۹۔ ״ احمد عبدالباسط صاحب حیدر آباد
۱۱۰۔ ״ طیب احمد صاحب موسیٰ بنی مائنز
۱۱۱۔ محترمہ سیدہ رقیہ بیگم صاحبہ مظفر پور
۱۱۲۔ مکرم ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب ״
۱۱۳۔ ״ محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی حیدر آباد
۱۱۴۔ مکرمہ ایم زاہدہ صاحبہ مدراس
۱۱۵۔ مکرم سید فضل احمد صاحب پٹنہ
۱۱۶۔ ״ محمد حسین صاحب عاجز شیندرہ
۱۱۷۔ محترمہ ساجدہ خاتون صاحبہ شاہجہانپور
۱۱۸۔ ״ مہر جہاں صاحبہ ״
۱۱۹۔ مکرم قریشی محمد عقیل صاحب ״
۱۲۰۔ ״ قریشی محمد صادق صاحب ״
۱۲۱۔ محترمہ عزیزہ منیرہ بیگم صاحبہ لنڈن
۱۲۲۔ ״ امۃ الباسط حق صاحبہ انگلینڈ
۱۲۳۔ ״ امۃ النصیر شاہ صاحبہ ״
۱۲۴۔ مکرم سید حمید احمد صاحب کٹنیمبرا
۱۲۵۔ محترمہ نعیمہ کھوکھر صاحبہ لنڈن
۱۲۶۔ مکرم مظفر احمد صاحب کھوکھر ״
۱۲۷۔ ״ غلام ربانی صاحب ״
۱۲۸۔ ״ سید میر محمود احمد صاحب مبلغ انچارج واشنگٹن
۱۲۹۔ ״ حاجی خدا بخش صاحب قادیان
۱۳۰۔ ״ فضل الٰہی خان صاحب ״
۱۳۱۔ محترمہ اے۔ ایچ بیگم صاحبہ بالاسور
۱۳۲۔ جماعت احمدیہ پاینگاڈی بذریعہ مکرم پی۔ احمد صاحب سیکرٹری مال

افطاری کے لئے رقوم بھجوانے والے احباب

۱۔ مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب بانی کلکتہ منجانب خاندان محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی مرحوم (ان کی طرف سے ہر جمعہ کو اجتماعی افطاری کا انتظام کیا گیا)
۲۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ انگلینڈ
۳۔ محترمہ صدا قدرت بیگم صاحبہ سکندر آباد
۴۔ محترمہ اے۔ ایچ بیگم صاحبہ بالاسور
۵۔ مکرم ایس۔ ایم مشتاق صاحب لکھنو
۶۔ ״ ڈاکٹر برکات احمد صاحب اندور
۷۔ ״ قریشی مسعود احمد صاحب
۸۔ ״ عبدالسمیع صاحب
۹۔ ״ لئیق احمد صاحب ابن مکرم شیخ خورشید احمد صاحب
۱۰۔ مکرم اشوک کمار صاحب بزاز قادیان

درخواست دعا | مکرم بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ قائد مجلس خدام الاحمدیہ سرینگر کے والد محترم بہت بیمار اور چند دن گرڈھ ہسپتال میں زیر علاج رہے ہیں۔ موصوف نے اعانت بدر میں مبلغ ۱۰/- روپے ادا کئے ہیں جزاہ اللہ خیراً۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت و شفایابی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار جاوید اقبال اختر)

منقولات

بزدل اور منافق جماعت اسلامی

جماعت اسلامی نے ایک بار پھر منافقت اور بزدلی کا مظاہرہ کیا ہے پہلے کشمیر میں ہنگامے کرائے اور جب بات بڑھ گئی اور اس نے خود کو مجرموں کے کٹہرے میں پایا تو اس نے جمعیۃ الطلباء کشمیر سے جو ہندوستان کی "سِمی" جیسی جماعت ہے بے تعلقی کا اظہار کر دیا ہے جمعیۃ الطلباء کشمیر میں مسلم طلباء کا کوئی بین اقوامی اجتماع کر رہی ہے لیکن چونکہ مالیہ ہنگاموں میں جمعیۃ الطلباء کے ملوث ہونے کی وجہ سے وزیر اعلیٰ کشمیر نے انھیں مشورہ دیا کہ وہ اس اجتماع کو ملتوی کر دیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ اگر انھوں نے اس کو ملتوی نہ کیا تو اس پر پابندی عائد کر دی جائے گی۔ اور واقعہ یہ ہے کہ جماعت اسلامی شیخ صاحب سے ان واقعات کا بدلہ چکانا چاہتی ہے جن کا بھٹو مرحوم کو پھانسی چڑھائے جانے کے بعد جماعت کو سامنا کرنا پڑا تھا چنانچہ حال ہی میں جو کچھ کشمیر میں جماعت اسلامی کے طلباء نے کیا اس کو بھٹو مرحوم کی پھانسی کے بعد کے واقعات سے الگ کر کے نہیں پڑھنا چاہئے

جماعت اسلامی نے جس طرح یہاں یا سرعرفات کے خلاف "سِمی" کے بچوں سے مظاہرہ کرا کے بے تعلقی کا اظہار کر دیا تھا۔ اسی طرح وہ کشمیر میں جمعیۃ الطلبہ کی سرگرمیوں سے دامن جھٹک کر الگ ہو گئی ہے۔ معلوم نہیں یہ لوگ اتنے بزدل اور منافق کیوں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انھیں اس جرأت ایمانی سے کیوں نہیں نوازا کہ یہ جو کچھ کریں اس کو تسلیم اور اعلان بھی کر سکیں۔ ہاں لیجئے کہ جماعت اسلامی والے کہتے ہیں اور ان کا جمعیۃ الطلباء سے یا اس کی کسی کانفرنس سے کوئی تعلق نہیں ہے تو پھر دعوت آج انگاروں پر کیوں لوٹ رہا ہے اور تقریباً تین کالم اس تنظیم کی صفائی اور شیخ کے انتباہ اور فیصلے پر ناپسندیدگی میں کیوں ضائع کئے ہیں۔ شیخ صاحب کا یہ اعتراض بالکل صحیح ہے کہ کوئی تنظیم کسی بین اقوامی اجتماع کی میزبانی حکومت ہند کی اجازت کے بغیر کیسے کر سکتی ہے دعوت نے جو لمبی چوڑی صفائی اس اجتماع کے بارے میں پیش کی ہے فی الحال ہم اس کی نزاکتوں میں نہیں الجھنا چاہتے لیکن دعوت سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ "دین و دیانت" کے تقاضے پورے کرتے ہوئے وہ کشمیری طلباء کی تنظیم سے اپنے تعلق کے بارے میں صحیح پوزیشن واضح کرے گا۔ یہاں یہ بات بھی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ جماعت اسلامی سے یہ مطالبہ کیا جائے کہ وہ کشمیر کے بارے میں اپنی پالیسی کا غیر مبہم الفاظ میں اعلان کرے اور اس سلسلہ میں جو کچھ کہنا اور کرنا چاہتی ہے خود کرے۔ بچوں سے کھلواڑ نہ کرے، انھیں مشتعل کر کے ان کا خون ناحق بہانے کا سامان پیدا نہ کرے۔ ہم یہ بات وثوق سے کہتے ہیں کہ وہ کشمیر کے ہندوستان کے ساتھ الحاق کو قطعی نہیں مانتی ورنہ وہ یہ شرارت نہ کراتی کہ سیرت کانفرنس جیسی بے ضرر اور غیر سیاسی کانفرنس میں کشمیر کے حق خود ارادیت سے متعلق قرارداد بالکل آخر میں اچانک پاس کرا دے۔

(روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۲ اگست ۱۹۸۰ء)

سامراجیوں کی سازش میں شریک سب سے بڑا اسلامی ملک

مدیر روزنامہ الجمعیۃ دہلی کے نام مرسلہ ایک مکتوب کا اقتباس ملاحظہ فرمائیے :-

صیہونیوں کی ایماندارانہ اور مؤثر مخالفت ہو ہی نہیں ہو سکتی جب تک ان کے سامراجی آقاؤں کی مخالفت ساتھ ساتھ نہ ہو۔ جو سامراجیوں کی حمایت اور ان کی سازشوں میں شرکت کرے اور پھر اپنے آپ کو صیہونیوں کا مخالف اور فلسطینیوں کا ہمدرد کہے وہ جھوٹا ہے، مکّار ہے، منافق ہے، پاکستان کی مختلف حکومتوں نے (مسٹر جناح مرحوم کے انتقال اور نوابزادہ لیاقت علی خاں مرحوم کے قتل کے بعد، جو انہی سامراجیوں کی سازش سے ہوا تھا) ہمیشہ سامراجیوں کی چاپلوسی کی اور ان کی فوجی گٹھ جوڑوں اور سازشوں میں شرکت کی جو تمام عربوں اور خصوصاً فلسطینیوں کے کاز کے ساتھ غداری تھی۔ البتہ جب عربوں کے پاس بہت سے پٹرو ڈالر آ گئے۔ تب پاکستان کے کچھ حکمرانوں نے عربوں کے ساتھ جھوٹی ہمدردی جتا کر "سب سے بڑا اسلامی ملک" ہونے کا ڈھونگ رچا کر کچھ اپنا فائدہ ضرور کر لیا ورنہ ہمیشہ پاکستان کے حکمرانوں کا رخ اور رویہ سامراجیوں کی شرمناک حمایت ہی کا رہا اور اس سے عرب کاز اور فلسطین کاز کو ہمیشہ نقصان ہی پہنچا ہے

(الجمعیۃ ۱۸ جولائی ۱۹۸۰ء)

مغرب کی نئی نسل کا اخلاقی دیوالیہ پن

امریکی جریدے "نیوز ویک" نے سوئٹزرلینڈ کے جدید معاشرے کی بڑی ہولناک نقشہ کشی کی ہے۔ جریدے کی ایک تازہ ترین اشاعت میں شائع ہونے والے ایک آرٹیکل کے مطابق یورپ میں ایک دبائی تبل کی صورت کے برعکس سوئٹزرلینڈ کے نوجوان قطعی طور پر باغی ہو چکے ہیں۔ جن کا کوئی بھی واضح سیاسی مطمح نظر نہیں ہے۔ ان کی مغربی زندگی کا ایک نام نہاد نیا انداز ہے۔ وہ براعظم لیول پر ایک انقلاب چاہتے ہیں۔ جس کا مقصد سرمایہ داری کو ختم کرنے کی بجائے محض اس سے گریز ہے۔ وہ نوجوانوں کے لیے مراکز قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں لڑکے اور لڑکیوں کو ہر حرکت کرنے کی مکمل آزادی ہو۔ ہائی سکول کی ایک سولہ سالہ طالبہ کا کہنا ہے کہ ہمیں یہ بتایا جائے کہ ہم کیا کریں۔ نظام ریاست کا بوجھ ہمارے سر سے اتار دیا جائے۔ یاد رہے کہ زیورچ کے ایک اوپیرا ہاؤس میں گذشتہ ماہ کی ایک شب نوجوانوں اور حکومت کے درمیان تلخی پیدا ہو گئی۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک تھیٹر کی عمارت تعمیر کرنے پر تین کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر صرف کئے جا رہے ہیں۔ جب کہ ان کے مطالبہ کے باوجود شہر سے دور پناہ حاصل کرنے کے خواہشمند نوجوانوں کے لئے پناہ گاہ تعمیر کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ تقریباً تین سو نوجوانوں نے لباس اتار دیا احتجاجی مظاہرہ کرتے ہوئے دکانوں پر خشت باری کی گئی۔ انڈے پھینکے گئے۔ اور زبردست ہلڑ بازی کی۔

دو ہفتے قبل پچاس نوجوانوں نے کپڑوں سے بے نیاز ہو کر سڑکوں پر مظاہرہ کیا۔ انہوں نے جسم کے نچلے حصہ پر لاقانونیت کے الفاظ تحریر کر رکھے تھے۔ آخر کار سوئٹزرلینڈ کے ان بگڑے ہوئے نوجوانوں نے کسی حد تک اپنا مقصد حاصل کر ہی لیا دو ہفتہ قبل زیورچ شہر کے حکام نے دفاتر اور گیراجوں پر مشتمل ایک عمارت کی چابیاں ان کے حوالے کر دیں۔ چنانچہ جلد ہی عمارت ان بے راہ اور عیاش نوجوانوں کے مراکز میں تبدیل کر دی گئی۔ اور اسے بداخلاقی کے اڈہ میں بدل دیا گیا۔ (روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۱۴ جولائی ۱۹۸۰ء)

ناروے مشن کا شاندار تاریخی افتتاح ..... بقیہ صفحہ اوّل

ناروے کے احباب نے نئے مشن ہاؤس میں جمع ہو کر اپنے محبوب اور جان و دل سے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ حضور پرنور نے آتے ہی مسجد میں نوافل ادا فرمائے۔

احباب کرام اپنے پیارے امام ایدہ اللہ الودود کے مقاصد دینیہ میں غیر معمولی کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضلوں سے حضور پرنور کے اس دینی سفر کو ہر جہت سے کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کرے اور اہل مغرب کو اسلام کی صداقت و حقانیت کی شناخت کرنے اور اُسے قبول کرنے کی سعادت عطا فرمائے آمین

اعلانِ نکاح

مورخہ ۸/۷ کو بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے عزیزہ شاکرہ بیگم بنت علم الدین صاحب ہیریکر ساکن بمبئی کے نکاح کا اعلان عزیز مکرم فضل احمد خان صاحب ابن مکرم بشیر محمد خان صاحب ساکن بمبئی کے ہمراہ مبلغ ۸۰۰۰/- روپے حق مہر پر فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس نکاح کو جانبین اور سلسلہ کے لئے موجب برکت بنائے آمین

اس خوشی میں مکرم بشیر محمد خان صاحب نے مختلف مدات میں مبلغ تیس روپے اور مکرم علم الدین صاحب نے مبلغ پندرہ روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (خاکسار بشیر احمد خادم درویش قادیان)

درخواست ہائے دعا

(۱)۔ مکرم حمید الرحمٰن صاحب خاں یاری پورہ کی اہلیہ محترمہ بہت بیمار ہیں۔ موصوفہ کی کامل صحت کے لئے۔ (۲) مکرم عبد الستار صاحب یاری پورہ اپنی دینی و دنیوی ترقیات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے (۳) مکرم منیر احمد خاں صاحب چیک ایبر جھڈ کی اہلیہ محترمہ اور ہمشیرہ صاحبہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ہر دو کی کامل صحت کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار جاوید اقبال اختر)

عالمِ اسلام کے متعلق تعمیرِ حیات کا مایوس کن جائزہ

اور

اس کا ایمان افروز حل!

از مکرم مولوی محمد عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ مقیم شاہجہانپور

شیعہ ندوۃ العلماء کا ترجمان "تعمیرِ حیات" رقمطراز ہے :-

"عرب حکام کی ڈکٹیٹرانہ ذہنیت اور فرعونی مزاج کے بارہ میں ایک بار عرب دوستوں سے گفتگو ہو رہی تھی یہ گفتگو ایک بڑے عرب ملک کی راجدھانی میں اور وہاں کے سربراہ کے بارے میں تھی۔ کہ ایک دوست نے بڑے درد و کرب سے کہا:

"اگر تم ہزار پردوں کے پیچھے اور تہہ خانے کے اندر بھی ان حکام پر تنقید کرو گے تو پولیس کے کتے آ جائیں گے اور تم کو وہ سزا دیں گے کہ خدا کی پناہ لیکن اگر تم چوراہے پر [illegible] اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو گالی دو گے تو کوئی پوچھنے والا نہ ہوگا بلکہ تمہاری ہمت افزائی کی جائے گی"۔ ...... مسلم ملکوں (میں) اشتراکیت (کمیونزم کا) پہلا شکار [illegible] نے کس طرح تباہی و بربادی پھیلائی یہ ڈھکی چھپی بات اب نہیں رہی۔ عراق۔ یمن اور شام اور لیبیا اب اس جہنم کے ایندھن بن رہے ہیں اور دہلا جانی مالی تباہی کے ساتھ دین و مذہب پر بھی حملہ صاف کیا جا رہا ہے۔

لیبیا کے کرنل قذافی کے متعلق آپ نے پڑھا ہوگا کہ وہ حدیث شریف کا انکار کرتا ہے لیکن لیبیا کی وزارت اطلاعات کی طرف سے شائع ہونے والے رسالہ "الزحف الاخضر" میں ایک مقالہ نگار نے جو ہرزہ سرائی کی ہے وہ کسی تبصرہ کے بغیر آپ کی خدمت میں پیش ہے :-

"اللہ نے ہر چھوٹے بڑے معاملہ میں مداخلت کر کے ہمیں اس کا عادی بنا دیا ہے کہ ہم ہر معاملہ میں اس کی طرف رجوع کریں آخر اللہ چاہتا کیا ہے اس نے پھر دوبارہ کوئی نبی کیوں نہیں بھیجا ہمارے پاس صرف قرآن ہے بھلا اس سے کیا ہوتا ہے"۔

پھر آگے ارشاد ہوتا ہے:-

"مالک، ابو حنیفہ، احمد بن حنبل اور شافعی (ائمہ مذاہب اربعہ) جیسے مفکروں نے اپنے طرزِ عمل سے اسلام کو ٹکڑے ٹکڑے اور اس کی وحدت کو پارہ پارہ کر دیا ہے اے مسلمانو! تم اپنی عقلوں کو کیوں استعمال نہیں کرتے۔ ابو ہریرہ اور بخاری جیسے درویشوں اور مسکینوں کی روایتوں سے تم خوفزدہ کیوں ہو اللہ بہت جلد ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو اس کی عطا کردہ عقل سے کام لے کر عرب وحدت کی دعوت دے گا"۔

(رسالہ الزحف الاخضر ۲۸ مارچ ۱۹۸۰ء)

ارشاد ہوتا ہے:-

"صرف اللہ ہی ہے جو اشتراکیت کا دشمن ہے وہ انسانی آزادی اور استقلال کا بھی دشمن ہے"۔

..... ہماری غیرت و حمیت کیا ہو گئی ہے کیا خواجہ یثرب کی عزت پر کٹ مرنے والے اس دنیا سے ناپید ہو گئے ہیں؟ جی ہاں! ناپید ہو گئے ہیں جواب سخت ہے مگر ہمارا طرزِ عمل خود اس بے حمیتی اور بے غیرتی کی شہادت دیتا ہے اور ہمیں مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا کر دیتا ہے۔

اب گولان کی پہاڑیوں کے سوداگر حافظ الاسد کے کارنامے ملاحظہ ہوں تین ماہ سے پچاس ہزار مسلم شامی فوجیوں نے اسرائیل سے مورچہ لینے کی بجائے اپنے ہی ہم وطنوں کو حلب و حماۃ کے شہروں میں گھیر رکھا ہے ... عورتوں پر دست اندازی کی جاتی ہے مردوں کو گھر کے باہر ہی گولیوں سے بھون دیا جاتا ہے۔ .... ایک نام نہاد مقدمہ میں ابتدائی کارروائی کے بعد ہی چار سو انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا!

یہ سب ایسے ملک میں ہو رہا ہے جو مسلم اکثریت کے ملک ہیں اور جن کے سربراہ اسلام کے طفیل حکومت کر رہے ہیں۔ دوسری طرف ہماری بے غیرتی اور بے حمیتی کا یہ عالم ہے کہ وہ ملک جو مسلمانوں کے لئے ملجا و ماویٰ کا درجہ رکھتا ہے۔ اور جس سے بجا طور پر مسلمانوں کی عزت و آبرو اور ان کے دینی و ملی وجود کی حفاظت کی توقع کی جا سکتی ہے وہ بھی ایسے ملحدوں قاتلوں سفاکوں، غنڈوں اور دینِ اسلام کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے والوں کی سرپرستی کرتا ہے ..... ہم اب تک افغانستان میں کمیونزم کی آدم خوری کو رو رہے تھے لیکن اگر ہماری بدمستی و عیاشی اور غفلت کا یہی عالم رہا تو وہ دن دور نہیں جب کمیونزم ہمارے گھر میں جھاڑو پھیر کر لنگوٹی بندھوا دے گا اگر ہم نے خدا کی اس نعمت (دینِ اسلام) کی قدر نہ کی تو پھر دنیا کی کوئی طاقت ہمیں کمیونزم کی لعنت میں گرفتار ہونے سے بچا نہیں سکتی"۔

(تعمیرِ حیات لکھنؤ ۱۰ جون ۱۹۸۰ء)

مولوی سید ابو الحسن علی ندوی کی سرپرستی میں شائع ہونے والے "تعمیرِ حیات" کے یہ کوائف اگر صحیح ہیں تو یقیناً ہر مسلمان کو دکھ پہنچے گا لیکن یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ قوم ہلاک ہو گئی ہے تو درحقیقت وہی اس کو ہلاک کرنے والا ہوتا ہے۔ عالمِ اسلام کو اس نوبت تک پہنچانے والے درحقیقت ندوۃ العلماء اور ان کے ہم مشرب چودھویں صدی کے علماء ہی ہیں۔ لیبیا کے اخبار "الزحف الاخضر" کے مطابق اگرچہ وہ لوگ کمیونزم میں غرق ہو رہے ہیں مگر ابھی تک اسلام کی رمق ان میں باقی ہے اور ان کی حالت سمندر میں غرق ہونے والے شخص کی طرح ہے جو ایسے نازک وقت میں واویلا مچاتا ہے کہ اگر کوئی ہے تو مجھے بچا لے۔

خود ندوی۔ مودودی اور دیوبندی علماء بھی ایک نبی اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے قائل ہیں بلکہ ایک امام مہدی علیہ السلام کا انتظار کر رہے ہیں۔ قرآن کریم، احادیث نبوی اور سلف صالحین بڑی وضاحت کے ساتھ بتا چکے ہیں کہ چودھویں صدی تک اس کا آنا ضروری ہے اور اب جبکہ چودھویں صدی ختم ہو رہی ہے تو مسیح اور مہدی کے انتظار کا وقت بھی ختم ہو چکا ہے۔ لہٰذا ان چودھویں صدی کے علماء کو اس کا جواب دینا چاہئے ان لوگوں کے پاس چونکہ اس کا کوئی جواب نہیں ہے اس لئے یہ لوگ غصہ میں آ کر انٹ شنٹ لکھ دیتے ہیں۔ اور بات وہیں کی وہیں رہتی ہے اور اس کا کوئی حل اور علاج نہیں بتاتے مگر اس کا ایک نہایت ایمان افروز حل اور علاج آج صرف اور صرف جماعتِ احمدیہ کے پاس ہے۔

یاجوج ماجوج

کرۂ ارض پر نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آج دنیا پر دو اقوام حکمران ہیں ایک خدا کے وجود کو ہی نہیں مانتی اور دوسری ایک کمزور انسان کو خدا مانتی ہے یہ ایسی اقوام ہیں کہ قرآن و حدیث اور بائبل تک میں ان کا تعارف یاجوج ماجوج کے الفاظ میں کرایا گیا ہے یہ قومیں ایسے طور سے دنیا پر غالب آ گئی ہیں کہ کسی تیسری قوم کو یہ طاقت نہیں کہ براہ راست ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ جنگ کر سکے حدیث میں بھی ان کی اس حالت کا ذکر ان الفاظ میں ہے۔

"لا یدان لاحد لقتالھم"۔

یہ تمام حقائق ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں بلکہ بعض اوقات غیر احمدی علماء بھی ان حقائق کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں علامہ اقبال قرآن کریم کی ایک آیت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
قوم مسلم دیکھ لے تفسیرِ حرفِ "ینسلون"

پس غیر احمدی علماء اور مدبرین بھی یقین رکھتے ہیں کہ دنیا پر چھائی ہوئی یہ دونوں اقوام ہی یاجوج ماجوج اور دجال ہیں لیکن وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ ان پیشگوئیوں کا مرکز مسیح و مہدی کا ظہور و شہود ہے مگر جس مسیح و مہدی کا ظہور و شہود الٰہی نوشتوں کے مطابق ہوا ہے اسے یہ لوگ جھوٹا یقین کرتے ہیں گویا بقول ان چودھویں صدی کے علماء کے آنا تھا سچا مگر آ گیا جھوٹا نعوذ باللہ من ذالک یہ ہے ان علماء کا اندازِ فکر لہٰذا جب تک یہ لوگ احمدیت کو قبول نہ کر لیں قوم کی صحیح راہنمائی کر ہی نہیں سکتے

چودھویں صدی کا آغاز؛ ایک

ایسے دور کا آغاز تھا جس میں روس اور انگریز عیسائی اور دجالی طاقتیں تمام دنیا پر سیاسی اقتصادی سائنسی اور تبلیغی اعتبار سے چھائی ہوئی تھیں اور عقائد کے میدان میں خود مسلمانوں کے چودھویں صدی کے علماء بڑی شدومد کے ساتھ عیسائیت کی تائید کر رہے تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کو عیسائی خدا اور خدا کا بیٹا اور خدا کی طرح آسمان پر زندہ مانتے ہیں اور مسلمان علماء بھی زندہ مانتے ہیں اور ان کی آمد ثانی کے قائل ہیں مردوں کو زندہ کرنے والا حقیقی پرندے پیدا کرنے والا، مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو آنکھیں اور ہاتھ پاؤں دینے والا عالم الغیب وغیرہ وغیرہ گویا یہ صلیب صرف انگریزوں اور روس تک ہی محدود نہ تھی بلکہ ان ندوی اور دیوبندی اور اہلحدیثی علماء کے دل میں بھی لٹک رہی تھی وہاں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صلیب کو توڑا ہے۔ غیر احمدی علماء کے ساتھ ہمارا اس قدر اختلاف ہے جس قدر ان کے قلوب میں عیسائیت رچ بس گئی ظاہر ہے کہ ایسے حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اذن اور حکم سے اسلام کا بطلِ جلیل بن کر ھل من مبارز کا نعرہ لگایا اور ان غیر احمدی علماء کے قلوب سے لے کر یورپ اور امریکہ تک صلیب کو پاش پاش کر کے رکھ دیا ان حقائق کے باوجود جناب مولوی سید ابوالحسن علی صاحب ندوی فرماتے ہیں:-

"برطانوی حکومت نے یہ طے کیا کہ مسلمانوں ہی میں سے کسی شخص کو ایک بہت اونچے دینی منصب کے نام سے اُبھارا جائے کہ مسلمان عقیدت کے ساتھ اس کے اردگرد جمع ہو جائیں اور وہ انہیں حکومت کی وفاداری اور خیر خواہی کا ایسا سبق پڑھائے کہ انگریزوں کو مسلمانوں سے کوئی خطرہ نہ رہے یہ حربہ تھا جو برطانوی حکومت نے اختیار کیا... ... مرزا غلام احمد قادیانی.... انگریزوں کو اس کام کے لئے موزوں شخص نظر آیا اور گویا انہیں اس کی شخصیت میں ایک ایجنٹ مل گیا جو ان کے اغراض کے لئے مسلمانوں میں کام کرے"۔

(قادیانیت کیا ہے صلا)

اس بیان میں مولوی سید ابوالحسن علی ندوی صاحب نے بدترین جھوٹ اور کذب بیانی کا ارتکاب کیا ہے کیونکہ انگریز عیسائی تو انہیں لوگوں کو اپنا ایجنٹ بنا سکتے تھے جو عقائد کے میدان میں ان کے ہمنوا ہوں چنانچہ یہ لوگ خود برملا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدائی صفات دے رہے تھے اور اب بھی دیتے ہیں تاریخ گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انگریزوں اور عیسائیوں کی حکومت کے اندر رہ کر بقول شخصے۔ ہر فرعون را موسیٰ۔ عیسائی عقائد کے پرخچے اڑا کر رکھ دیئے ہیں لیکن یہ ندوی صاحب کا قصور نہیں ہے بلکہ یہ ان بدعقائد کا نتیجہ ہے جو یہ لوگ اپنے قلوب میں چھپائے بیٹھے ہیں۔ یہ لوگ جھوٹ اور کذب کو نہ صرف بعض حالات میں جائز بلکہ مستحب اور فرض و واجب یقین کرتے ہیں۔

ندوۃ العلماء کی حقیقت

حقیقت یہ ہے کہ ندوی صاحب کے الفاظ کا مرجع تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہو ہی نہیں سکتے بلکہ خود ندوۃ العلماء ان الفاظ کا مرجع دکھائی دیتا ہے مع حوالہ ملاحظہ ہو

"ندوہ اگرچہ پالیٹکس سے بالکل الگ ہے لیکن چونکہ اس کا اصلی مقصد روشن خیال علماء کو پیدا کرنا ہے اور اس قسم کے علماء کا ایک ضروری فرض یہ بھی ہے کہ گورنمنٹ کی برکاتِ حکومت سے واقف ہوں اور ملک میں گورنمنٹ کی وفاداری کے خیالات پھیلائیں"۔

(الندوہ جولائی ۱۹۰۸ء)

"۳ر اگست ۱۹۰۸ء کو ندوۃ العلماء کی طرف سے جلسہ شکریہ گورنمنٹ جس شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا اس کے حالات انگریزی اور اردو اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں"۔

(الندوہ لکھنؤ ستمبر ۱۹۰۸ء)

"حکومت انگریزی کی پنجاہ سالہ جوبلی کی خوشی میں دارالعلوم ندوہ میں ایک دن کی تعطیل دی گئی اور جناب گورنر جنرل بہادر کی خدمت میں ندوہ کی طرف سے مبارکباد کا تار بھیجا گیا"۔

(الندوہ نومبر ۱۹۰۸ء پہلا صفحہ)

سنگِ بُنیاد

ندوۃ العلماء کی موجودہ عمارت کا سنگِ بُنیاد ایک انگریز اور عیسائی گورنر نے رکھا تھا چنانچہ ۲۸ر نومبر ۱۹۰۸ء کو دارالعلوم ندوۃ العلماء کا سنگ بنیاد ہز آنر لیفٹیننٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ سر جان سکاٹ ہیوسٹ کے سی ایس آئی سی نے رکھا اور علماء نے بیان کیا کہ مسجد نبوی کا ممبر بھی ایک نصرانی نے بنایا تھا۔ بہر حال یہ مشہور مذہبی درسگاہ ایک انگریز کی مرہونِ منت ہے اور اس کی آمد پر ارکانِ انتظامیہ ندوہ استقبال کے لئے "لب فرش دو رویہ صف باندھ کر کھڑے تھے"۔ اور عربی ایڈریس میں اسے خوش آمدید کہا گیا اور تمام مسلمانوں کی طرف سے اس کا شکریہ ادا کیا گیا ایڈریس میں لکھا ہے:-

"مذہبی رواداری حکومت انگریزی کا خاصہ ہے"۔ (الندوہ دسمبر ۱۹۰۸ء)

اسی میں یہ بھی لکھا ہے کہ:-

"اور ہم اس یقین پر قائم ہیں۔ جیسا کہ ان کی حکومت سے وفاداری مسلم ہے ان پیدا ہونے والے علماء کے ذریعہ سے وہ حکومت کی اطاعت اور فرمانبرداری میں زیادہ ہو جائیں گے اور اس وقت ہم نہایت خلوص سے شکریہ ادا کرتے ہیں...."

(الندوہ دسمبر ۱۹۰۸ء)

بہر حال ندوی صاحب کی یہ خام خیالی اور کذب صریح ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انگریزوں کا ایجنٹ بتاتے ہیں جس کا کوئی ایک بھی دستاویزی ثبوت پیش نہیں کر سکتے البتہ جیسا کہ بتایا گیا ہے سیاسی اعتبار سے انگریزوں کی حکومت میں ندوۃ العلماء کے ارکان انگریزی حکومت کے پورے پورے فرمانبردار تھے اور ندوہ کی عمارت کا سنگِ بُنیاد بھی انگریز گورنر نے رکھا تھا اور مذہبی عقائد کے اعتبار سے یہ لوگ اب بھی انگریز عیسائیوں کے ہمنوا ہیں۔ ع

وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا موقف

اس جگہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انگریزوں اور عیسائیوں کے عقائد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا موقف حضورؑ کے اپنے الفاظ میں پیش کر دیا جائے جو حضور نے انگریزوں کی حکومت کے اندر رہ کر ان کے سامنے بڑی جرأت کے ساتھ پیش فرمایا۔

انگریز دجال: فرمایا:-

"اس جگہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلے کھلے طور پر ریل گاڑی کی طرف اشارہ فرمایا ہے کیونکہ یہ عیسائی قوم کی ایجاد ہے جن کا امام مقتدا یہی دجالی گروہ ہے اس لئے ان گاڑیوں کو دجال کا گدھا قرار دیا گیا اب اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا کہ علاماتِ خاصہ دجال کی انہیں لوگوں میں پائی جاتی ہیں انہیں لوگوں نے مکروں اور فریبوں کا اپنے وجود پر خاتمہ کر دیا ہے اور دین اسلام کو وہ ضرر پہنچایا ہے جس کی نظیر دنیا کی ابتداء سے نہیں پائی جاتی"۔

(ازالہ اوہام صلا۹۶)

صلیب کو توڑنا: فرمایا

"میں صلیب کو توڑنے اور خنزیروں کو قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا تھا فیکسر الصلیب یعنی وہ صلیب کو پاش پاش کر دیگا صلیب کے معنے دین نصرانیت کے ہیں"۔

(فتح اسلام صلا۹)

مسیح کی وفات: علماء کو مشورہ دیتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:-

"اے حضرات مولوی صاحبان! جبکہ عام طور پر قرآن شریف سے مسیح کی وفات ثابت ہوتی ہے اور ابتداء سے آج تک بعض اقوال صحابہ اور مفسرین بھی اس کو مارتے ہی چلے آئے ہیں تو اب آپ لوگ ناحق کی ضد کیوں کرتے ہیں کہیں عیسائیوں کے خدا کو مرنے بھی دو کب تک اس کو حی لایموت کہتے جاؤ گے کچھ انتہاء بھی ہے"۔

(ازالہ اوہام صلا۴۶۹)

ملکہ وکٹوریہ کو دعوتِ اسلام

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی میں حکومت برطانیہ کی فرمانروا ملکہ وکٹوریہ کو بڑی جرأت کے ساتھ دعوت اسلام بھی دی اور فرمایا:-

"اے ملکہ! توبہ کر اور اس ایک خدا کی اطاعت میں آ جا جس کا نہ کوئی بیٹا ہے اور نہ شریک اور اس کی تمجید کر کیا تو اس کے سوا اور کوئی معبود پکڑتی ہے جو کچھ پیدا نہیں کر سکتے بلکہ خود مخلوق ہیں؟.... اے زمین کی ملکہ اسلام کو قبول کر تا تو بچ جائے اسلمان ہو جا"۔

(آئینہ کمالات اسلام)

آج جبکہ انگریزوں کی حکومت یہاں سے ختم ہو چکی ہے ندوی صاحب کچھ بھی کہہ سکتے ہیں مگر ہمارا چیلنج ہے کہ وہ کسی ندوی، دیوبندی

(باقی صلا پر)

اُذکروا موتاکم بالخیر

محترم پیارے والدین کی یاد میں

از: محترمہ زینب محمود الحسن صاحبہ بنت محترم حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب سکندرآباد

خداوند کریم کی ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں ہوں میرے والدین مرحومین پر جنہیں اس دُنیائے فانی کو چھوڑے ۸ اسال گزر گئے مگر آج بھی ان کی مقدس و شفقت بھری یاد سے آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ سال میں ایک بار میں اپنے احمدی بھائی بہنوں کی خدمت میں پیارے والدین کی یاد دلا کر ان کے لئے درخواست دعا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے آمین۔ والد محترم حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب سکندرآباد کی وفات رمضان شریف کے بابرکت مہینے میں ہوئی۔ اس ماہ میں آپ کی عبادات اور ذکر الٰہی میں مشغولیت عام مہینوں سے بھی زیادہ ہو جاتی تھی قرآن پاک کی تلاوت، نفلوں کی ادائیگی، تراویح کے بعد دوبارہ وضو کر کے نوافل ادا کرنا اور پھر صبح سب سے پہلے تہجد کیلئے بیدار ہونا آپ کا معمول بن جاتا۔ سحری و افطاری میں کھانا پینا اسقدر مختصر رہتا تھا کہ ہم دیکھ کر حیران ہوتے تھے کہ یہ ہماری طرح ہی انسان ہیں مگر خوردن برائے زیستن و ذکر کردن کا زندہ نمونہ۔ اسی طرح آپ کا ہاتھ سخاوت میں ہمیشہ کی نسبت رمضان کے ایام میں دراز ہو جاتا تھا۔ آخیر عمر تک وہ اپنے کمزور ہاتھوں سے بے شمار فقیروں محتاجوں کو نقدی دیا کرتے تھے جب تک طاقت تھی رمضان کے علاوہ شوال کے روزے۔ اور ہر قمری مہینے کی ۱۳-۱۴-اور ۱۵ تاریخوں میں یا پھر ہر جمعرات کو نفلی روزے ضرور رکھتے تھے خلیفۂ وقت کی آواز پر ہمیشہ خوشی کے ساتھ لبیک کہتے۔ حضور کی ذات کا بے حد احترام تھا۔ حضور کے بے شمار خطوط سے پتہ چلتا کہ حضور کو بھی آپ سے بہت پیار تھا۔ الحمد للہ

میری پیاری محترمہ والدہ صاحبہ بھی بہت نیک اور دل کی حلیم تھیں۔ نام سکینہ تھا۔ نام کی طرح سب کو سکون اور تسکین دینے والی تھیں گھر میں سب میٹھی اماں کہتے تھے اور وہ اپنے نام کی طرح بہنوں کے لئے شیریں مزاج اور بہت صبر والی تھیں۔ محترم والد صاحب اور پیاری والدہ صاحبہ دونوں اسماعیلی جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ جو کہنے کو تو عام مسلمانوں کی طرح مسلمان ہی کہلاتے ہیں۔ مگر حقیقت میں اسلام سے بہت دور۔ یعنی نہ نماز نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عورتوں کیلئے پردہ! ایسے گمراہ شدہ عقائد سے نکال کر خدا نے نیک فطرت والدین کو احمدیت کی سچائی و ہدایت نصیب کی۔ اور دونوں حقیقی معنوں میں مسلمان ہو کر راہ خدا میں زیادہ سے زیادہ جانی و مالی قربانی پیش کرنے کو اپنی خوش قسمتی سمجھتے تھے۔ الحمد للہ۔ وہ چاہتے تھے کہ جو نعمت اُن کو ملی ہے وہ دوسروں تک بھی پہنچائیں چنانچہ دن رات تبلیغ میں مصروف رہتے۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ اُن کی تمام نیکوں کو قبول فرمائے اُن کی تمام دعائیں اسلام و احمدیت کے لئے اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے مقبول ہوں اور ان کی تمام اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے والی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والی بنائے۔ آمین

ہماری پیاری والدہ محترمہ نواب بیگم صاحبہ مرحومہ

از مکرم عزیز احمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد - اٹاوہ - کینیڈا

ہماری والدہ محترمہ نواب بیگم صاحبہ اہلیہ محترم حضرت صوفی محمد فضل الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ قریباً دو سال سے فریش تھیں۔ حالت دن بدن گرتی جارہی تھی۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور وہ ہمیں ہمیشہ کے لئے داغِ مفارقت دے کر مورخہ ۵ جولائی کو بعمر قریباً اسی سال کراچی میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ اِنا للہ و انا الیہ راجعون۔

والدہ صاحبہ کی پیدائش ایک غیر احمدی گھرانہ میں ہوئی تھی۔ ابھی شکم مادر میں ہی تھیں کہ ان کے والد صاحب کا اور انتہائی کم سنی میں والدہ صاحبہ کا سایہ بھی سر سے اُٹھ گیا۔ انہوں نے اپنی بڑی بہن و بہنوئی کے زیر سایہ پرورش پائی جو سخت قسم کے کٹر غیر احمدی تھے۔ لیکن والدہ صاحبہ نے حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ سے شادی کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر شملہ میں بیعت کر لی۔ شادی ذرا چھوٹی عمر میں ہو گئی تھی۔ اِس لئے ہمارے والد صاحب رضی اللہ عنہ نے والدہ صاحبہ کو کھانا پکانا سینا پرونا سکھایا اور استانی رکھکر اردو انگریزی کی تعلیم دلائی۔ احمدیت قبول کرنے اور احمدی خاندان میں شادی ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بمقابلہ دیگر غیر احمدی رشتہ داروں کے ہماری والدہ پر انعام و فضل نازل کیا۔ اولاد۔ آسودہ حالی اور عزت سب کچھ ہی بخشا۔ اِس کے مقابلہ میں بعض غیر احمدی رشتہ داروں نے پرعبرت و پرحسرت انجام پایا۔ شادی کے ابتدائی سال اپنے سسرال والوں کی از حد خدمت میں گذرے۔ گھر کی سب سے بڑی بہو ہونے کی وجہ سے انہیں بھی خاندان میں ایک خاص مقام حاصل تھا۔ ہماری والدہ صاحبہ کو ہمارے دادا جان حضرت صوفی کرم الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ (یکے از اصحاب ۳۱۳ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی خدمت کا خاص موقع ملا مجھے یقین ہے کہ یہ ہمارے دادا جان رضی اللہ عنہ کی دُعائیں ہی تھیں جن کی بدولت والدہ صاحبہ کو ہر طرح کی برکات نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں حج کرنے کی توفیق بخشی اور دیار حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت عطا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم اُن کی اولاد میں چھ بہن بھائی ہیں جو سب باعزت زندگی گذار رہے ہیں والدہ مرحومہ نے اپنے پیچھے ۲۶ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں افسردہ اور سوگوار چھوڑے ہیں ہم سب ہی احمدیت کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیاں گذارنے کی کوشش میں ہیں تا ہمارا رب کریم ہم سے راضی رہے۔ آمین

حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ نے ریٹائر ہونے کے بعد قادیان میں مکان تعمیر کرنے کا ارادہ کیا تو ہمارے غیر احمدی رشتہ داروں نے والدہ صاحبہ کو بہت اُکسایا کہ لاہور اُن کا اصل وطن ہے وہاں ہی مکان تعمیر کریں لیکن اُن کو قادیان میں ہی رہنا پسند آیا۔ پارٹیشن کے بعد ہمارا مکان واقع دار البرکات بمعہ سازوسامان ہاتھ سے گیا تو بھی رشتہ داروں نے طعنہ بازی کی مگر انہوں نے افسوس ظاہر نہ کیا بلکہ نہایت صبر و تحمل دکھایا

قادیان میں ہمارے مکان پر کئی دفعہ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیر کرتے کرتے تشریف لاتیں اور بڑے کمرے کے بیچ میں تشریف فرما ہو کر ارشاد کیا کرتی تھیں کہ بی بی مجھے تمہارا یہ کمرہ بہت پسند ہے یہاں دونوں طرف سے ہوا آتی ہے۔ قادیان میں حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا و خواتین مبارکہ سے ملاقات آپ کا روزانہ کا معمول تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبات، درس القرآن اور تقاریر میں ضرور شامل ہوتی تھیں۔ آگرہ و میرٹھ میں ہمارا ایک عرصہ قیام رہا ارزانی کا دور تھا۔ ایک دو ملازم ہمارے گھر میں ہمیشہ باقاعدہ ہوتے تھے۔ لیکن پھر بھی ہمارے ہاں کا کچھ طور و طریق ہی ایسا ہے کہ گھر کی مالکہ کو دن میں بمشکل دو گھنٹہ ہی آرام کے لئے ملتے ہیں ہمیں اچھے صاف دھوبی کے دھلے ہوئے کپڑے پہنائے جاتے اور ہم باہر جا کر گرد و غبار سے بھر لاتے مگر مجال ہے جو کبھی ان کی پیشانی پر کوئی شکن آیا ہو ہمیں دیکھتے ہی چہرہ کھِل اُٹھتا۔ فوراً کھانا خود اپنے ہاتھ سے گرم کر کے اپنے پاس بٹھا کر کھلاتیں پھر اس خلوت میں ماں بیٹے کی باتیں۔ تقریباً ہر بیٹے نے اپنی ماں کے ساتھ یہ لمحات گذارے ہوں گے۔ قربان جاؤں اس مجلس کے کہ شاہانہ دسترخوان بھی اس کے سامنے کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ یہ نا فراموش ہونے والے زندگی کے ایسے گذرے ہوئے واقعات ہیں جن کو یاد کر کے اب دل بیٹھ جاتا ہے۔ دماغ ماؤف ہونے لگتا ہے اور چشم پُر آب ہو جاتی ہے۔ اے اپنے مالک کے پاس جانے والی روح ہمیں علم ہے کہ کس طرح تیرے کمزور و ناتواں فانی جسم نے اس ناپائیدار دنیا میں سرد و گرم وقت ہمت و طاقت کے ساتھ گذارا کس طرح تو نے اپنے مولا کی طرف سے دیئے ہوئے علم اور عطا کی ہوئی سمجھ کے مطابق اپنے خاوند، اولاد اور رشتہ داروں کی خدمت میں اپنی زندگی بسر کی اس ناپائیدار دنیا کی جدوجہد تیرے لئے ختم ہوئی۔ اب اپنے شریک حیات کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں دائمی زندگی گذار اور جب کبھی ہم اس دار فانی کو چھوڑیں تو محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تیری ہی معیت میں ہمیں بھی اپنے پیارے آقا کے پاس آنے کی توفیق نصیب ہو۔ آمین۔ مورخہ ۷ جولائی کو ربوہ میں میرے نہایت شفیق و مہربان استاد حضرت صوفی غلام محمد صاحب نے اُن کی نماز جنازہ پڑھائی اللہ تعالیٰ حضرت صوفی صاحب کو لمبی۔ صحت والی عمر عطا فرمائے آمین والدہ صاحبہ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئیں۔

یاد رفتگان

از مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ

ستمبر ۱۹۳۵ء کے بعد ایک لمبا عرصہ تک بحیثیت مبلغ سلسلہ خاکسار کا قیام سرینگر میں رہا چند ایک بزرگان جن کا اسوقت ذکر کرنا مقصود ہے خاکسار کے سرینگر میں ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

بزرگان رفتگان میں بہت ساری خوبیاں تھیں۔ وہ سب سلسلہ کے فدائی حضرت اقدس علیہ السلام کے عاشق صادق اور خلافت حقہ احمدیہ کے شیدائی تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے آمین۔ افسوس کہ آج وہ ہم میں نہیں ہیں۔ لیکن ان بزرگان کی خوبیاں بھلائی نہیں جا سکتیں۔ مکرم خواجہ صدر الدین صاحب مرحوم نہایت ہی خلیق منکسر المزاج وجود تھے جماعت کی خاطر انہوں نے بہت سی قربانیاں دیں وہ دکھ اُٹھائے۔ لیکن دامن صبر کبھی نہ چھوڑا۔ مکرم خواجہ غلام احمد صاحب گلکار مرحوم صاف دل، صاف گو، اور بہت ہی نرم دل بزرگ تھے۔ عرصہ دراز تک مسجد احمدیہ سرینگر کی امامت کرتے رہے اُن کی دلی خواہش تھی کہ سرینگر میں ایک عالیشان مسجد بنے اور جب سب سے پہلے اس بات کا انکشاف کیا گیا کہ مسجد بنے گی اب اس کے لئے چندہ دو تو فوراً اپنے بیٹے ڈاکٹر مبارک احمد صاحب کو کہا کہ ابھی چندہ ادا کر دو۔ غرض مالی قربانیاں کرنے والے تھے۔ مکرم خواجہ محمد اللہ صاحب قریشی مرحوم شریف النفس، زندہ دل، اور دعاگو وجود تھے اپنی زندگی میں مرحوم نے جماعت کی بہت سی نمایاں خدمات انجام دیں جب کبھی میں اُن سے ملتا تو میرے سامنے ہی اپنے بیٹوں کو نصیحت کرتے کہ چندہ ادا کرو۔ خاندان مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ دلی لگاؤ رکھتے تھے۔

مکرم منشی غلام نبی صاحب مرحوم اپنی وفات سے دو تین سال پہلے ہی احمدی ہوئے تھے بہت ہی خوش طبع اور خوش مزاج انسان تھے کبھی بھی غصہ نہ کرتے بلکہ نرمی سے بات سمجھانے کا بہترین اسلوب رکھتے تھے۔ بیعت کرتے ہی دریافت کیا کہ مجھ پر کیا واجبات ہیں میں اپنی حیثیت کے مطابق سب کو ادا کروں گا مکرم خواجہ محمد سلطان صاحب مرحوم ایک زندہ دل وجود تھے میرے ساتھ ان کا سلوک انتہائی مشفقانہ تھا اور دوستانہ رہا شاید ہی کوئی دن ایسا گذرا ہو کہ آپ مسجد میں نہ آئے ہوں اکثر دیر تک میرے پاس بیٹھے رہتے آپ خود ان پڑھ تھے لیکن آپ کا مشغلہ یہ تھا کہ مسجد میں آکر لٹریچر لیتے اور تقسیم کرتے۔ کہ لئے نکل جاتے اسی طرح اخبار بدر کو بھی مختلف احباب تک پہنچاتے۔ آپ کے دل میں شدید خواہش تھی کہ سرینگر میں ایک عالیشان مسجد بنے سو اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ خواہش پوری کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سرینگر کی عالیشان مسجد کے سنگ بنیاد رکھنے کے موقعہ پر ایک اینٹ رکھنے کی توفیق بھی دی۔ آپ محبت کا اظہار فرماتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے بڑی الفت تھی ان کا اظہار بار بار کرتے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کو غریق رحمت کرے اُن سے راضی ہو اور اُن کی اولاد کو بھی اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ اللھم آمین۔

اخویم سیٹھ عبد الحمید صاحب مرحوم آف سونگھڑہ کا ذکر خیر

(از مکرم سید انوار الدین احمد صاحب، قائد مجلس خدام الاحمدیہ، سونگھڑہ)

۲۶ اور ۲۷ جولائی کی درمیانی شب بوقت ڈیڑھ بجے ہم خدام کا قافلہ سحری کے لئے افراد کو بیدار کرنے کی غرض سے روانہ ہی ہوا تھا کہ عین اسی وقت یہ افسوسناک خبر سننے کو ملی کہ ہمارے ایک مخلص احمدی دوست مکرم سیٹھ عبد الحمید صاحب وفات پاگئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم بھدرک کے گجی درا نامی گاؤں کے رہنے والے تھے آپ کے والدین اگرچہ فرقہ اہل حدیث سے تعلق رکھتے تھے۔ مگر آپ کی پرورش چونکہ اپنے ماموں مکرم کفایت اللہ صاحب احمدی مرحوم کے سائے میں ہوئی تھی اس لئے آپ پر بھی احمدیت کا رنگ غالب رہا۔ مرحوم جب بلوغت کو پہنچے تو ان کے والد اور اقارب نے انہیں احمدیت سے منحرف ہو جانے کی ترغیب بھی دی مگر وہ ہر موقعہ پر ثابت قدم رہے۔ مرحوم کی شادی ہمارے سونگھڑہ کی ایک مخلص بہن محترمہ نجم النساء صاحبہ سے ہوئی تھی اس لئے مرحوم مستقل طور پر یہیں زندگی گذاری اپنے پیچھے مرحوم نے خدمت خلق کا ایک بہترین نمونہ چھوڑا ہے۔ آپ کسی کی تکلیف برداشت نہ کر سکتے تھے۔ خود ان کی زندگی کا ابتدائی حصہ چونکہ غربت میں گزرا تھا۔ اس لئے نہ صرف غریبوں مسکینوں، بیواؤں یتیموں اور مستحق طلباء کا بلکہ بے زبان جانوروں کا بھی خیال رکھتے۔ مرحوم جماعتی کاموں میں ہمیشہ نمایاں حصہ لیتے۔ سونگھڑہ کی احمدیہ مسجد کے سلسلہ میں غیر احمدیوں کی طرف سے تنازعہ کی صورت پیدا ہونے پر آپ فوراً پولیس اسٹیشن پہنچے۔ پولیس افسران کے ساتھ چونکہ آپ کے اچھے مراسم تھے اسلئے خدا کے فضل سے جماعت کے حق میں ڈگری ہوئی۔ مرحوم جب کبھی یہ سنتے کہ کسی جگہ احمدیہ مسجد تعمیر ہو رہی ہے یا کسی مسجد کی تعمیر زیر غور ہے آپ بلا دریغ مالی قربانی پیش کرتے۔ مسجد احمدیہ سونگھڑہ، مسجد احمدیہ بھوبنیشور اور مسجد احمدیہ بھدرک کی تعمیر میں آپ نے نمایاں حصہ لیا۔ لباس بہت ہی سادہ تھا۔ مبلغین سلسلہ اور مرکزی نمائندگان جب کبھی دورہ پر سونگھڑہ تشریف لاتے مرحوم ان کی پوری تعظیم کرتے اور ان کی مہمان نوازی کے جملہ انتظامات فرماتے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے تین لڑکیاں اور دو لڑکے بطور یادگار چھوڑے ہیں اللہ تعالیٰ محترم سیٹھ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

درخواستہائے دعا

(۱) میرے خسر محترم اور میرے چھوٹے بھائی عزیز احمد سلمہ کی طبیعت خراب ہے ہر دو کی کامل صحت وشفایابی اور درازیٔ عمر کیلئے نیز خود اپنے بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے بزرگان و احباب جماعت سے دعا کی درد مندانہ درخواست ہے۔

خاکسار قمر سیدہ سلطانہ لیکچرر (بہار)

(۲)۔ مکرم غلام ربانی صاحب مقیم انگلینڈ اپنی ذہنی پریشانیوں کے ازالہ اور جسمانی عوارض سے کامل شفایابی کے لئے (۳)۔ مکرم محمود احمد صاحب مقیم انگلینڈ اپنی اور افراد خانہ کی صحت وعافیت اور رزق و مال میں خیر و برکت کے لئے (۴) محترمہ نعیمہ کھوکھر صاحبہ مقیم لندن اپنے بچوں کی صحت وعافیت نیک، خادم دین اور صاحب اقبال بننے رزق اور مال میں خیر و برکات نیز اپنی بہن رشیدہ بیگم صاحبہ کی کامل صحت یابی کے لئے (۵) محترمہ ... کھوکھر صاحبہ مقیم انگلینڈ اپنے بچوں کی صحت وعافیت نیک خادم دین و صاحب اقبال بننے نیز اپنی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے (۶)۔ مکرم ناصر احمد صاحب مقیم لندن ... اور پریشانیوں کے ازالہ، اولاد کی نعمت سے فیضیاب ہونے ... میں خیر و برکت کے لئے۔ (۷)۔ مکرم محمد رفیق صاحب مقیم انگلینڈ رزق اور مال میں خیر و برکت بچوں کی صحت و سلامتی اور نیک و خادم دین اور صاحب اقبال بننے کیلئے (۸)۔ عزیزم مکرم لئیق احمد صاحب مقیم کانپور اپنے سالانہ امتحان میں کامیابی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے (۹)۔ مکرم شہزادہ پرویز صاحب مقیم کلکتہ اپنی اور اہل و عیال کی خیر وعافیت۔ کاروبار میں خیر و برکت اور زندگی کے ہر مرحلہ پر اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے حصول کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

(۱۰) مکرم ماسٹر محمود احمد خاں صاحب۔ زیرہ کشمیر پیش آمدہ پریشانیوں کے ازالہ اور اپنی کامل صحت وشفایابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (۱۱) مکرم حمید محمد میاں سلیم صاحب شاہجہانپوری نزیل لکھنؤ اپنی اور اپنی ہمشیرہ کی جانب سے ... مدات میں مبلغ پندرہ روپے ارسال کرتے ہوئے نیک مقاصد میں حصول کامیابی کے لئے ... جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں (ایڈیٹر بدر)

(۱۲)۔ محترمہ شوکت النساء صاحبہ زوجہ مکرم ماسٹر منور احمد صاحب میٹرک کا امتحان دے رہی ہیں وہ تمام بزرگان کی خدمت میں اپنی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

خاکسار عبد السلام انور ... ہیڈ ماسٹر ...

(۱۳) برادرم وسیم احمد صاحب، فرید کی ریسرچ اسکالر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اپنے P.H.D کی تکمیل صحت و سلامتی والی عمر اور روشن مستقبل کیلئے جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (خاکسار انعام الحق قریشی کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان)

(۱۴)۔ خاکسار کے بہنوئی مکرم عبد الستار خان صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ سورو کا میجر اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب سے اپریشن کی کامیابی اور موصوف کی صحت و سلامتی کے لئے نیز برادر عزیز سید انوار الدین احمد سلمہ بی۔اے کو اعلیٰ ملازمت ملنے اور والدہ صاحبہ کی صحت و سلامتی اور جملہ مشکلات کی دوری کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار سید صباح الدین احمد قادیان)

تقدیرِ عیسائیت کا مایوس کن جائزہ | صفحہ ۱ سے آگے

یا اہلحدیثی یا مودودی عالم کو پیش نہیں کر سکتے جس نے انگریزوں کی حکومت میں رہ کر عیسائیت کے عقائد کو اس طرح توڑا ہو جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توڑا تھا یا ان کے حکمرانوں کو اس طرح دعوتِ اسلام دی ہو جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی تھی

غلبۂ اسلام

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مسیح موعود کا ظہور ہوگا تو دجال ایسے پگھلنا شروع ہوگا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے۔ چنانچہ تیرھویں صدی کے آخر میں تمام دنیا پر عیسائیت کا تسلط تھا پہلی جنگِ عظیم کے بعد عیسائیت کا ایک پاؤں ٹوٹ گیا اور روس عیسائیت کو خیر باد کہہ کر دہریت اور کمیونزم کا گرویدہ ہو گیا۔ دوسری جنگِ عظیم کے بعد برطانیہ کا اقتدار جاتا رہا اور وہ ایک جزیرہ میں بند ہو گیا البتہ اس کی جگہ امریکہ جو ایک عیسائی ملک ہے اس نے سنبھالی ہے۔ اب یہ اقوام یا تو اسلام کو قبول کر لیں گی یا عنقریب ایک تیسری عالمگیر جنگ ہوگی جس کے بعد لوگ فوج در فوج اسلام کو قبول کر لیں گے اور سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سب سے اونچا لہرائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکیلے تھے مگر شدید ترین مخالفتوں کے باوجود آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک کروڑ سے بھی زیادہ احمدی صلیب کو دنیا میں پاش پاش کرنے کے لئے دنیا میں موجود ہیں۔ الٰہی نوشتوں کی روشنی میں ہمارے دل اس یقین سے پُر ہیں کہ نو سال کے بعد جماعت احمدیہ پر جو دوسری صدی طلوع کرے گی وہ غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہایت واشگاف الفاظ میں صلیب کے متعلق وانڈز ورتھ ہال لندن میں اعلان فرمایا کہ

"پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تیسری جنگ کی بھی خبر دی ہے جو پہلی دونوں جنگوں سے تباہ کن ہوگی دونوں مخالف گروہ ایسے اچانک طور پر ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے کہ ہر شخص دم بخود رہ جائے گا آسمان سے موت اور تباہی کی بارش ہوگی اور خوفناک شعلے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے نئی تہذیب کا قصر زمین پر آ رہے گا۔ دونوں متحارب گروہ یعنی روس اور اس کے ساتھی اور امریکہ اور اس کے دوست ہر دو تباہ ہو جائیں گے ان کی طاقت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی ان کی تہذیب و ثقافت برباد اور ان کا نظام درہم برہم ہو جائے گا بچ رہنے والے حیرت اور استعجاب سے دم بخود اور ششدر رہ جائیں گے۔

روس کے باشندے نسبتاً جلد اس تباہی سے نجات پائیں گے اور بڑی وضاحت سے یہ پیشگوئی کی ہے کہ اس ملک کی آبادی پھر جلد ہی بڑھ جائے گی اور وہ اپنے خالق کی طرف رجوع کریں گے اور ان میں کثرت سے اسلام پھیلے گا اور وہ قوم جو زمین سے خدا کا نام اور آسمان سے اس کا وجود مٹانے کی شیخیاں بگھار رہی ہے وہی قوم اپنی گمراہی کو جان لے گی اور حلقہ بگوش اسلام ہو کر اللہ تعالیٰ کی توحید پر پختگی سے قائم ہو جائے گی"

(امن کا پیغام اور ایک حرفِ انتباہ)

بہر حال اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق وہ وقت بہت قریب آ گیا ہے کہ اسلام تمام دنیا پر غالب آ جائے گا اس کی صورت یا یہ ہوگی کہ تمام انسانیت پر چھائی ہوئی اقوام توبہ استغفار کرکے اور اسلام کو قبول کرکے غضبِ الٰہی سے بچ جائیں یا پھر تیسری عالمگیر جنگ کے بعد غلبۂ اسلام ہوگا مگر اس غلبۂ اسلام کے ساتھ وفاتِ مسیح کا گہرا تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

○

قادیان میں یوم آزادی کی تقریب

حسبِ سابق امسال بھی ۱۵ اگست کو یوم آزادی کی تقریب بڑی شان و شوکت سے میونسپل کمیٹی قادیان کے احاطہ میں منائی گئی اس تقریب میں شہر کے معززین اور ہر طبقہ کے افراد اور میونسپل کمشنر صاحبان نے شرکت کی اسی طرح اس قومی تقریب میں جماعت احمدیہ کے افراد بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے

قومی جھنڈا جناب سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ پردھان ضلع کانگریس آئی نے لہرایا اور اس تقریب کی صدارت سردار جگتندر سنگھ صاحب نے ادا کی۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ نے آزادی کی اہمیت اس کی قدر و قیمت اور قومی یکجہتی پر تقریر کی پردھان میونسپل کمیٹی جناب پربھاکر صاحب اور جناب سردار ست نام سنگھ باجوہ کی تقاریر اور دوسرے تفریحی پروگراموں کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

نامہ نگار خصوصی

عید ملاپ پارٹی

عید سعید کی مسرتوں میں اپنے غیر مسلم بھائیوں کو بھی شریک کرکے باہمی محبت اور بھائی چارگی کے رشتوں کو مضبوط کرنے کی غرض سے نظارت امور عامہ کی جانب سے مورخہ ۲۰/۸ کو بوقت ساڑھے پانچ بجے شام کوارٹرز مہمان خانہ میں "عید ملاپ پارٹی" کا اہتمام کیا گیا جس میں قریباً پون صد معززین شہر کو شمولیت کی دعوت دی گئی۔ اس موقعہ پر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن پاک کے بعد محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ نے مختصراً اس تقریب کے انعقاد کا مقصد بیان کیا بعدہٗ تمام حاضرین کی چائے اور شیرینی سے تواضع کی گئی یوں باہمی پیار و محبت کے انتہائی خوشگوار ماحول میں یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی

نامہ نگار خصوصی

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52335/52486 P.P
ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربر شیٹ کے سینڈل زنانہ و مردانہ چپلوں کا مرکز
مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز
۴۲/۳۹ مکھنیا بازار کانپور (یو.پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS,
آٹو ونگس
32, SECON MAINROAD,
C.I.T COLONY
MADRAS 600004
PHONE NO 76360

پروگرام دورہ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل انسپکٹر بیت المال (آمد)

برائے علاقہ شمالی ہند

جملہ جماعتہائے احمدیہ صوبہ بہار، بنگال، اڑلیہ اور مدھیہ پردیش کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق مورخہ ۵/۹/۸۰ سے پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات لازمی و دیگر اور تشخیص بجٹ برائے سال ۱۹۸۱-۸۲ء کے لئے دورہ کریں گے جملہ عہدیداران جماعت مبلغین کرام اور معلمین حضرات سے کماحقہ تعاون کی درخواست ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	روانگی
۱	قادیان	-	-	۳/۹/۸۰	۱۹	مانکا گوڈہ نیا گڑھ	۱۶/۱۰/۸۰	۱	۱۷/۱۰/۸۰
۲	کلکتہ و مضافات	۵/۹/۸۰	۱۵	۲۰	۲۰	کٹک	۱۷	۱	۱۸
۳	کھڑک پور	۲۰	۱	۲۱	۲۱	بسنہ پردہ	۱۸	۲	۲۰
۴	سورو	۲۱	۲	۲۳	۲۲	جھاڑسوگوڑہ	۲۰	۱	۲۱
۵	بھدرک	۲۳	۲	۲۵	۲۳	پروڑکلہ	۲۱	۲	۲۳
۶	کٹک	۲۵	۲	۲۷	۲۴	جمشید پور	۲۳	۲	۲۵
۷	ینکال	۲۷	۲	۲۹	۲۵	موسیٰ بنی مائینز	۲۵	۴	۲۹
۸	کوشیلہ	۲۹	۱	۳۰	۲۶	رانچی سسملیہ	۲۹	۲	۳۱
۹	کرڈاپلی	۳۰	۲	۲/۱۰/۸۰	۲۷	مونگھیر	۱/۱۱/۸۰	۱	۲/۱۱/۸۰
۱۰	درکہ پٹنہ	۲/۱۰/۸۰	۱	۳	۲۸	بھاگل پور	۲	۳	۵
۱۱	چودوار	۳	۱	۴	۲۹	خانپور ملکی	۵	۱	۶
۱۲	سونگھڑہ	۴	۲	۶	۳۰	بلاری	۶	۱	۷
۱۳	کیندرہ پاڑہ	۶	۱	۷	۳۱	پکوڑ	۷	۱	۸
۱۴	سردنیا گاؤں	۷	۱	۸	۳۲	بھاگل پور	۸	۱	۹
۱۵	کٹک	۸	۲	۱۰	۳۳	مظفر پور	۱۰	۱	۱۱
۱۶	کیرنگ نرگاؤں	۱۰	۳	۱۳	۳۴	پٹنہ	۱۱	۱	۱۲
۱۷	بھوبنیشور	۱۳	۲	۱۵	۳۵	اردل	۱۲	۱	۱۳
۱۸	خوردہ	۱۵	۱	۱۶	۳۶	آرہ	۱۳	۱	۱۴/۱۱/۸۰
						قادیان	۱۴/۱۱/۸۰	-	-

زکوٰۃ کی ادائیگی ہر صاحب نصاب پر فرض ہے

زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم بنیادی رکن ہے جس طرح نماز فرض ہے اسی طرح زکوٰۃ کی ادائیگی بھی فرض ہے کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائمقام نہیں ہو سکتا حضرت مصلح موعودؓ کا ارشاد ہے کہ زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں تمام صاحب نصاب احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ جس قدر زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اُسے ادا کر کے افضال الٰہیہ کے وارث بنیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی اللہ تعالیٰ سے سچی محبت اور حقیقی تعلق کے بڑھانے کا موجب ہوتی ہے ایثار کا مادہ پیدا ہوتا ہے اور حرص اور بخل کی بیخ کنی ہوتی ہے۔ احباب جماعت اس کی فرضیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے قرآن پاک میں جہاں نماز کا ذکر کیا ہے وہاں ساتھ ہی زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی ذکر ہے۔ پس جس طرح نماز کا ادا کرنا ضروری ہے صاحب نصاب کے لئے زکوٰۃ کا ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ اس کی ادائیگی سے اموال میں پاکیزگی اور خیر و برکت دی جاتی ہے۔ نظارت ہذا ہر جماعت میں صاحب نصاب احباب کو بذریعہ خطوط بھی توجہ دلا رہی ہے اُمید ہے کہ ایسے احباب جن پر زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے اپنے ذمہ واجب الادا زکوٰۃ کی رقوم مرکز میں بھجوانے کے لئے فوری توجہ فرمائیں گے اللہ تعالیٰ جملہ صاحب نصاب احباب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

جماعت احمدیہ کشمیر کی سالانہ کانفرنس

اس سال جماعتہائے احمدیہ کشمیر کی سالانہ کانفرنس مورخہ ۲۴، ۲۵ اگست ۱۹۸۰ء کو بمقام احمدیہ مسجد **سرینگر** منعقد ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ جماعتہائے احمدیہ کشمیر سے درخواست ہے کہ وہ اپنا چندہ کانفرنس جلد از جلد درج ذیل پتہ پر صدر صاحب مجلس استقبالیہ کو بھجوا دیں۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے

(المعلنان)

محترم خواجہ عبدالعزیز صاحب
صدر مجلس استقبالیہ فون نمبر ۷۸۹۱۲
مکان نمبر ۱۱ جواہر نگر (بنگر دکشمیر)

محمد حمید کوثر انچارج مبلغ کشمیر
احمدیہ مسجد نزد آئی۔ جی۔ پی آفس
سرینگر ۱۹۰۰۰۹ (کشمیر)

آل صوبہ جموں احمدیہ مسلم کانفرنس

امسال جماعتہائے احمدیہ صوبہ جموں کی سالانہ کانفرنس بتاریخ ۶، ۷ تبوک (ستمبر) ۱۳۵۹ ہش (۱۹۸۰ء) کو **پونچھ** کے تاریخی شہر میں منعقد ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ جملہ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس کانفرنس میں شرکت کے لئے ذہنی طور پر ابھی سے پروگرام بنالیں اور کانفرنس کی کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے کے لئے دعا بھی کرتے رہیں۔

خاکسار: بشارت احمد بشیر صدر مجلس استقبالیہ

پتہ برائے خط و کتابت: مکرم چوہدری شمس الدین صاحب

70-NONABANDI [illegible] POONCH (J&K)

جماعتہائے احمدیہ اترپردیش کی چودھویں صوبائی کانفرنس

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ امسال مرتبہ جماعتہائے احمدیہ اترپردیش کی چودھویں سالانہ صوبائی کانفرنس مورخہ یکم و ۲ اخاء (اکتوبر ۱۹۸۰ء) کو **شاہجہانپور** میں منعقد ہوگی اترپردیش۔ راجستھان اور دہلی کی جماعتوں سے درخواست ہے کہ ضروری خط و کتابت خاکسار کے نام اور چندہ کانفرنس مکرم جنرل سیکرٹری صاحب کے پتہ پر ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ مقامی حالات کے مطابق درج ذیل عہدیداران منتخب ہوئے ہیں

جنرل سیکرٹری :- مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی

سیکرٹریان :- (۱) مکرم عبدالواحد صاحب قریشی سیکرٹری تبلیغ
(۲) رر محمد شاہد صاحب وسیم

المعلن :- خاکسار: عبدالحق فضل، صدر مجلس استقبالیہ

C/O AHMADI and CO BAHADURGUNJ
SHAHJAHANPUR (U.P)

درخواست دعا:

عزیز شمس الدین مبارک سلمہ ابن مکرم مولوی نعیم احمد صاحب مبلغ شیموگہ نے بفضلہ تعالیٰ امسال B.S.C فائنل میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد فارمیسی میں داخلہ لیا ہے قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی اس کامیابی کو اسلام و احمدیت اور خاندان کے لئے بابرکت کرے اور مزید اعلیٰ کامیابیوں کے حصول کا پیش خیمہ بنائے آمین

(ایڈیٹر)